شعورِ مدحت

(مصرعِ طرح)

''شعورِ مدحت خیر الانامؐ ہو جائے''

(پروفیسر محمد یعقوب عابد خلیقی)

مرتّبین

محمد محسن عابدی

شہزاد بیگ

اکائی

فیصل آباد۔لاہور

جملہ حقوق محفوظ

isbn 978-969-9132-36-0

اشاعت سال	2021
کتاب	''شعورِ مدحت''
مصرعِ طرح	پروفیسر محمد یعقوب عابد خلیقی
مرتبین	محمد محسن عابدی، شہزاد بیگ
ناشر	محمد عطا بیگ
سرورق	عثمان معینی
تزئین	عبدالعزیز ملک
طباعت	رضمی پرنٹرز
قیمت	ہدیہ/500

اسٹاکسٹ: اکائی امین پور بازار فیصل آباد 92-300-7917220

فہرست

❁	”گل سرسبد“ ڈاکٹر پروفیسر شبیر احمد قادری	9
❁	سرور حسین نقشبندی (لاہور)	13
❁	از قلم: پروفیسر محمد یعقوب عابد خلیقی (فیصل آباد)	15
❁	اپنی بات: مرتبین	17
	(اسلام آباد مشاعرہ)	
❁	طرحی نعت شریف، پروفیسر ڈاکٹر منور ہاشمی	20
❁	طرحی نعت شریف، نسیم سحر	22
❁	طرحی نعت شریف، ڈاکٹر فرحت عباس	24
❁	طرحی نعت شریف، جمیل یوسف	26
❁	طرحی نعت شریف، علی احمد قمر	28
❁	طرحی نعت شریف، عبدالقادر تاباں	30
❁	طرحی نعت شریف، انجم خلیق	32
❁	طرحی نعت شریف، محمد عرفان خاں	33
❁	طرحی نعت شریف، عرفان جمیل	35
❁	طرحی نعت شریف، عرش ہاشمی	37
❁	طرحی نعت شریف، ڈاکٹر جنید آذر	39
❁	طرحی نعت شریف، ڈاکٹر کاشف عرفان	40
❁	طرحی نعت شریف، راجہ عبدالقیوم	42

- طرحی نعت شریف، خلیل الرحمن خلیل 44
- طرحی نعت شریف، رفعت وحید 46
- طرحی نعت شریف، محمد احمد زاہد 48
- طرحی نعت شریف، محمد محسن عابدی 49
- طرحی نعت شریف، شہزاد بیگ 51

(لاہور مشاعرہ)

- طرحی نعت شریف، صادق جمیل 53
- طرحی نعت شریف، واجد امیر 58
- طرحی نعت شریف، سلطان محمود 61
- طرحی نعت شریف، ڈاکٹر غافر شہزاد 62
- طرحی نعت شریف، ڈاکٹر شاہدہ دلاور شاہ 64
- طرحی نعت شریف، شاہین رضوی 66
- طرحی نعت شریف، جناب محمد نوید مرزا 68
- طرحی نعت شریف، مبشر حسین فیضی 70
- طرحی نعت شریف، حسنین مظہری 72
- طرحی نعت شریف، اکمل حنیف 75
- طرحی نعت شریف، شہزاد بیگ 77

(فیصل آباد مشاعرہ)

- طرحی نعت شریف، پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور 79
- طرحی نعت شریف، ناصر حسین راضی 82

❁ طرحی نعت شریف، کوثر علیمی	84
❁ طرحی نعت شریف، حکیم ارشد محمود ارشد	86
❁ طرحی نعت شریف، ساغر شہزاد	68
❁ طرحی نعت شریف، ریاض احمد قادری	90
❁ طرحی نعت شریف، ڈاکٹر شاہد اشرف	92
❁ طرحی نعت شریف، سلیم شاہد	94
❁ طرحی نعت شریف، ڈاکٹر اقبال ناز	95
❁ طرحی نعت شریف، باسط ممتاز سید	97
❁ طرحی نعت شریف، اے۔آر۔نازش	99
❁ طرحی نعت شریف، زاہد سرفراز زاہد	101
❁ طرحی نعت شریف، محمد اویس رضا ازہر مدنی	103
❁ طرحی نعت شریف، انجنیئر اشفاق حسین ہمدانی	105
❁ طرحی نعت شریف، انصر رشید انصر	107
❁ طرحی نعت شریف، شہزاد بیگ	108
(فیصل آباد مشاعرہ)	
❁ طرحی نعت شریف، پروفیسر محمد طاہر صدیقی	110
❁ طرحی نعت شریف، ناصر حسین راضی	113
❁ طرحی نعت شریف، ریاض احمد قادری	115
❁ طرحی نعت شریف، میاں منیر احمد منیر	117
❁ طرحی نعت شریف، مسعود احمد چشتی	119

❁ طرحی نعت شریف، مقصود احمد عاجز 121
❁ طرحی نعت شریف، فقیر حسین چشتی 123
❁ طرحی نعت شریف، سرور قمر قادری 125
❁ طرحی نعت شریف، شہزاد بیگ (میزبان) 127
ان مشاعروں کے علاوہ دنیا بھر سے جو طرحی کلام موصول ہوا۔
❁ ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا) 129
❁ نعت شریف، صبیح رحمانی (کراچی) 132
❁ طرحی نعت شریف، کوثر علی 134
❁ طرحی نعت شریف، کمال اظہر، کویت 136
❁ طرحی نعت شریف، مسعود احمد، اوکاڑہ 138
❁ طرحی نعت شریف، طالب کوثری 141
❁ طرحی نعت شریف، سید شاہد حسین شاہد گیلانی 145
❁ طرحی نعت شریف، عبدالغنی تائب 147
❁ طرحی نعت شریف، اشرف اشعری 149
❁ طرحی نعت شریف، ریاض ندیم نیازی 151
❁ طرحی نعت شریف، سحر شیرازی 153
❁ طرحی نعت شریف، برکت علی، کویت 155
❁ طرحی نعت شریف، ڈاکٹر شکیل کوکب 157
❁ طرحی نعت شریف، فرحت صدیقی 159

انتساب

عاشقانِ شعورِ مدحت

کے نام

پروفیسر ڈاکٹر منور ہاشمی (اسلام آباد)

پیامِ رحمتِ عالم جو عام ہو جائے
جہاں میں خیر کا جاری نظام ہو جائے

گلِ سرسبد

ڈاکٹر شبیر احمد قادری

طرحی مشاعروں کا سلسلہ، اردو کے ابتدائی دور سے جاری ہے ۔متقدمین، متوسطین اور متاخرین مراختوں (عہد قدیم میں مشاعرہ کو ریختہ کی مناسبت سے مراختہ کہا جاتا تھا) کا اہتمام کرتے رہے ہیں، خانِ آرزو، خواجہ میر درد، میر تقی میر، میر سجاد اور جعفر علی خان ذکی اور دیگر فیض رساں شعرا کے دولت کدوں پر منعقدہ مراختوں کو خاص قدر و منزلت حاصل تھی اور یہ ایک اہم تہذیبی و ثقافتی سرگرمی کا درجہ رکھتے تھے ۔اور مشق و مزاولتِ سخن، اصلاحِ شعر اور انتقادیات کی ترویج و اشاعت اور ترقی کا اہم وسیلہ بھی ہے۔

نعتیہ طرحی مشاعروں کا سلسلہ بھی بہت مستحکم اور توانا امثال و نظائر کا حامل ہے۔ نظامی سمرقندی، شاعر کے لیے سلیم الفطرت، صحیح الطبع اور دقیق النظر ہونا ضروری خیال کرتے ہیں، ان کی مطابق اس سے شاعر کے علمی اور اخلاقی زاویے اجاگر ہوتے ہیں، نظامی سمرقندی کی محولہ بالا رائے کا اطلاق جب نعتیہ شاعری پر کیا جائے تو ناعت کی ذمہ داری بجا

طور پر بڑھ جاتی ہے۔فکر وخیال، اورعقیدت سے مملو جذبات کی نعتیں، ناعت کے ذات مصطفوی پر کامل ایمان اور انمول محبت کی مظہر ہوتی ہیں۔امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کی رائے صدفی صد مبنی بر حقیقت ہے کہ ’’نعت شریف لکھنا بڑا مشکل کام ہے جس کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے۔اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔اگر بڑھتا ہے تو الوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں راستہ صاف ہے، جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔غرض حمد میں اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے‘‘ (الملفوظ)، نعیم صدیقی شمائل پر مبنی شاعری کو قدیم انداز نعت گوئی قرار دیتے ہیں اور ’’جب زندگی کے حقائق، وسائل (مسائل!)، تلخیاں اور مجبوریاں، عقیدہ واعمال کی اپنی پستیاں نعت میں راستہ پانے لگیں تو جدید نعت کا دور آ گیا‘‘ (اوج، لاہور، نعت نمبر، جلد اول، ص 431)، اور ظاہر ہے جب کوئی صنفِ نظم ونثر مائل بہ جدت ہوتی ہے تو ناظم وناثر نئے عہد کے تقاضوں کے مطابق سوچنا شروع کر دیتا ہے کہ اسے اس صنف کو فکر وفن کے معاصر عہد کے میلانات سے ہم آہنگ کرنا ہوتا ہے اور اسے نئے موضوعات اور امکانات سے ہم آمیز کر کے اس کے قد قامت میں اضافے کے لیے کوشش کرنا ہوتی ہے۔ثانی الذکر کو ہم امیر مینائی، مولانا حالی اور مولانا احمد رضا خان کی اس نعتیہ لے سے مربوط کر سکتے ہیں، جو جنگِ آزادی کے بعد ابھری۔ یہ وہ طرزِ احساس ہے جو ناعتین کو نئے تجربات اور تازہ موضوعات (جن کا تعلق گرد وپیش کے مسائل سے ہے) پر لکھنے کی تحریک دے رہا ہے۔ زندگی کی تلخیوں، مجبوریوں اور زوال آمادہ تہذیب وتمدن بیش تر مسلّمہ اخلاقی اقدار کی بے

خشت دیوار کے انہدام کے دکھ نے انفرادی اور اجتماعی نوعیت کے استغاثہ و استمداد اور استعانت کی لے کو تیز تر کر دیا ہے۔ اس کے التزام کا عکسِ جمیل ان طرحی مشاعروں میں پیش کیے گئے نعتیہ کلام میں بھی دیکھا جا سکتا ہے، جن کا اہتمام شعور ٹی وی، فیصل آباد نے ماہ ربیع الاول کے استقبال کے حوالے سے صفر المظفر 1443ھ ستمبر اکتوبر 2021ء میں کیا۔ ان نعتوں میں عصری احوال و کیفیات کی پیشکش کا ارفع انداز موجود ہے۔ یہ وقیع مشاعرے شہرِ نعت فیصل آباد کے ساتھ ساتھ لاہور اور اسلام آباد میں بھی ہوئے اور اس میں معروف و ممتاز شعراء کے ساتھ نئی نسل کے نمائندہ اہل قلم نے بھی بحضور سرور دارین، شفیع المذنبین، خاتم النبین علیہ الصلوۃ والتسلیم، اپنی عقیدتوں اور محبتوں کے گل ہائے رنگ رنگ پیش کیے۔

ان مشاعروں کے لیے محمد یعقوب عابد خلیقی مدظلہ العالی کی نعت پاک کا درج ذیل مصرع بطور طرح منتخب کیا گیا تھا: ''شعورِ مدحتِ خیرالانام ہو جائے'' یوں شہرِ نعت فیصل آباد کی نسبت سے نعتیہ مشاعروں خاص طور پر طرحی نعتیہ مشاعروں کے گلدستے میں ایک دیدہ زیب اور صدرنگ پھول کا اضافہ ہوا ہے۔ جسے بجا طور پر گُل سر سبَد کہا جا سکتا ہے کہ روایتی مشاعروں کے برعکس صوری اور سمعی لہروں کے دوش پر سوار ہزاروں ناظرین کے لیے کحلِ جواہر ثابت ہوئے اور سامعین کی سماعتوں میں رس گھولنے کا وسیلہ بنے۔ اس زرنواز ماحول میں اس نوع کی مقدس، پُرنور اور مہک دار ساعتوں سے قلوب و اذہان کو منور اور معطر و معنبر کرنے کا جس قدر اور جتنا اہتمام کیا جا سکے، باعثِ حصولِ ثواب ہے۔ اربابِ دیدہ و دل ایسی محافل کا بہر صورت خیر مقدم کرتے اور اسے اِقلیمِ جمال و کمال کی وسعت کا وسیلہ گردانتے ہیں

پروفیسر محمد یعقوب عابد خلیقی اور ان کے صاحبزادے محمد محسن عابدی لائق ہزار ستائش ہیں کہ انھوں نے منتخب ساکنانِ خاکِ پاک کو یک جا جمع کر کے گویا عرش کی بلندیوں سے ہمکنار کرنے کا اہتمام وانصرام کیا۔ پروفیسر صاحب کا وجودِ فیض گستر اس خطے کے لیے غنیمت ہے کہ وہ رازدانانِ معانی کو اپنی نگاہ کے شفاف آئینے میں سجا کر رکھتے ہیں، اپنے اور دوسروں کے لیے ارتفاعِ مدارج کا سامان کرتے رہتے ہیں۔ ان کی حالیہ کاوش اس اعتبار سے اہم ہے کہ انھوں نے تائیدِ ایزدی سے حصول رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مدح وثنا کی بارانِ بے ابر کا سامان کیا۔ اور ستیزہ کار قوتوں کے انسان کُش اور یبوست زدہ موسم میں ایمان کی تازگی کی نعمت کو عام کیا۔ ایمان کی تازگی کی نعمت، نعت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مناسبت سے میسر آئے تو کیا کہنے۔ ان مشاعروں کے لیے شعرا عظام کو مدعو اور جمع کرنے کے ذیل میں محترم شہزاد بیگ کی بے لوث مساعی کو بالخصوص خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ بحیثیت ناظمِ تقریبات انھیں نہ صرف اپنی خداداد صلاحیتوں کو برنگِ دگر بروئے کار لانے کے شان دار مواقع میسر آئے بلکہ انھوں نے کمال ہنرمندی اور دلجمعی سے مختلف الخیال اور مختلف الحال شعراء کو ایک ہی لڑی میں پرو دیا۔ شہزاد بیگ صاحب کی کاوشیں ان مشاعروں کی مثالی کامیابی اور اس گلدستے کی ترتیب وتزئین اور پیشکش کے ذیل میں بہت قابل قدر ہیں۔

آفریں باد اے ہمت مردانہ

سرور حسین نقشبندی (لاہور)

جو چاہتا ہے زمانے میں نام ہو جائے
غلامِ سیدِؐ عالی مقام ہو جائے

وہاں پہ حسن کا معیار اور ہی کچھ ہے
بلالؓ آ کے جہاں لالہ فام ہو جائے

سخن کے شہر کا ہر باب کھل گیا اس پر
شعور جس کا بھی مدحت خرام ہو جائے

وہ ایک بار بلائیں جو اپنے قدموں میں
تو زندگانی وہیں پر تمام ہو جائے

خدا نے برکتیں رکھی ہیں اس لئے سرورؔ
نبیؐ کا واسطہ دیتے ہی کام ہو جائے

شعورِ مدحت کی توفیق

سرور حسین نقشبندی

مدحت کی توفیق اور پھر اس کے لئے درکار شعور کا میسر آجانا خاص عنایت پروردگار ہے۔ مدحت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شوق فراواں اور اس کو پروان چڑھانے کے لئے اپنی تمام تر شعوری صلاحیتوں کو بروئے کار لانا مدح کار کے ذمے ہوتا ہے۔ جوں جوں اس کے شعور کی پختگی ارتقاء پذیر ہوتی ہے مدحت کا رنگ بھی نکھرتا چلا جاتا ہے۔ طرحی مصرعوں پر نعت کہنے کی روایت موجودہ منظر نامے میں کوئی نئی نہیں اور خاص طور پہ فیصل آباد سے ایسی بہار افزاء خبریں حلقہء نعت کو اکثر شاداں کئے رکھتی ہیں۔ محمد محسن عابدی بہت متحرک اور فعال نوجوان ہیں جنہیں قدرت نے بہت سی صلاحیتوں سے مالا مال کر رکھا ہے۔ اپنے والد گرامی پروفیسر محمد یعقوب عابد خلیقی کی نعت کے ایک مصرعہ کو انہوں نے نعت گو شعراء میں ایک تحریک بنا دیا ہے۔ ممتاز شاعر جناب شہزاد بیگ کی معاونت اور سرپرستی سے پاکستان بھر کے نعتیہ حلقوں سے معتبر اور نو آموز شعراء نے اس مصرعے پر بہت سی نعتیں کہی ہیں جنہیں اب کتابی شکل میں شائع کر کے اہل نعت کے ذوق کی تسکین کا سامان کیا جا رہا ہے۔ اس مصرعے میں نعت بھی ہے اور نعت کہنے کے لئے طلب استطاعت بھی۔ شعور کی کتنی کرنیں اس مصرعے پر نعت کہتے ہوئے تخلیق کاروں کے ذہن میں پھوٹی ہونگی، مدح کی خوشبو سے کتنے اذہان معطر ہوئے ہونگے، اور نعت کے کتنے دلآویز رنگ قرطاس پر اس کی برکت سے پھیلے ہونگے، اور اب کتنی آنکھیں اس کتاب کے مطالعے سے اپنے ذوق کو جلا بخشیں گیں۔ اللہ کرے کہ ہمیں مدح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے شعور و فکر کی وہ بلندی میسر آجائے جو اس صنف مبارک کا حق بھی ہے اور تقاضا بھی۔

شعورِ مدحت

از قلم: پروفیسر محمد یعقوب عابد خلیقی

پیشِ نظر کتاب ''شعورِ مدحت''، شعور ٹی وی کی جانب سے نعت نویسی/نعت گوئی کے سلسلہ میں مقصدِ عظیم کی سعادت کے حصول میں چھوٹی سی کاوش ہے۔

بندہ ناچیز اللہ سبحان تعالیٰ کی عنائت خاص سے عطا ہونے والی نعت کے پہلے مصرعہ ''شعورِ مدحت خیر الانام ہو جائے'' کو عنوان بنا کر ملک بھر کے نعت گو شعراء کو نعت نویسی/نعت گوئی کی دعوت دی گئی۔

الحمدللہ اس مصرعِ طرح پر ملک بھر کے نعت گو شعراء کرام نے نعتیں لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے جو اُن کے دل میں موجود حُبِ رسولؐ کی عکاس ہے۔

فیصل آباد، لاہور اور اسلام آباد میں منعقد ہونے والے نعتیہ مشاعروں میں

خوش قسمت شعراء کرام نے بذبان خود اپنا اپنا کلام پیش کیا۔ جو قابل ستائش اور مستحق صدمبارک ہیں۔ آقا کی محبت وعقیدت میں ڈوبی ہوئی ان نعتوں کو ایک کتابی شکل دینے میں ''شعور ٹی وی'' کی پوری ٹیم لائق صدمبارک ہے۔

نعتیہ کلام ملک اور بیرون ملک باذوق حضرات کے لیے تحفۂ خاص ہے اس کتاب کا مطابق مقصد نعت گوئی کی سعادت حاصل کرنے والے خوش بخت شعراء کو خراج تحسین پیش کرنے کے ساتھ ساتھ نسلِ نو کے دلوں میں محبتِ رسول کا چراغ روشن کرنا ہے۔ ''یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی'' کے مصداق امید واثق ہے کہ اس کتاب کے مطالعے سے اس کارواں میں اضافہ ہوتا جائے گا اور جیسے جیسے محبت رسول ﷺ کے جذبوں کو جولانی ملتی رہے گی۔ اس لگاؤ کی بدولت نوجوانان ملت اپنے مقصدِ حیات کو پانے میں کامیاب وکامران ہوسکیں گے۔ ان شاء اللہ

ہم اپنے حصے کی شمع جلاتے ہوئے رب کی بارگاہ صمدیت میں دعا گو ہیں۔

کہ ''شعور ٹی وی'' کی اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور اس سلسلے کو اور آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ نبیک

اپنی بات۔۔۔

اللہ جانے وہ کون سی نیک اور خوش بخت ساعتیں تھیں جب میری اور محبی محمد محسن عابدی کی ملاقات طے پائی کہ ''شعور'' ویب ٹی وی کے پروگرام ''شعورِ مدحت'' کو دوبارہ شروع کیا جائے اور اس بار اوپن نہیں بلکہ تین طرحی مشاعروں میں پڑھا جانے والا کلام کتابی شکل میں شائع کیا جائے گا ابھی پہلا مشاعرہ ہی ہوا تھا کہ چوتھا مشاعرہ اسلام آباد کرانے کا بھی پروگرام بھی فائنل ہو گیا جو تینوں پروگراموں پر سبقت لے گیا۔

خیر چاروں پروگرام اپنی مثال آپ تھے۔ لیجیے چاروں مشاعروں میں پڑھا جانے والا کلام اور بعض ازاں اس مصرع پر لکھی جانے والی موصولہ تمام نعتیں پیشِ خدمت ہیں، یادر ہے ''شعورِ مدحت خیر الانامؐ ہو جائے'' پروفیسر محمد یعقوب عابد خلیقی مدظلہ العالی کی نعت پاک کا درج ذیل مصرع بطور مصرعِ طرح دیا گیا تھا جس پر دنیا بھر سے طرحی نعتیں ہمیں موصول ہوئیں۔

پہلا مشاعرہ:

مورخہ 4 ستمبر 2021ء فیصل آباد

صدارت پروفیسر محمد طاہر صدیقی

شہزاد بیگ (نظامت)

شعراء کرام : جناب ناصر حسین رازی ، جناب منیر احمد منیر، جناب ریاض احمد قادری، جناب سرور قمر قادری، جناب مسعود احمد چشتی، ڈاکٹر مقصود احمد عاجز، جناب فقیر حسین چشتی،

دوسرا مشاعرہ:

مورخہ 9 ستمبر 2021ء لاہور

صدارت جناب صادق جمیل

مہمانانِ خصوصی: جناب واجد امیر، جناب سلطان محمود

شہزاد بیگ (نظامت)

شعراء کرام :ڈاکٹر غافر شہزاد، ڈاکٹر شاہدہ دلاور شاہ، محترمہ شاہین اشرف علی، جناب نوید مرزا، جناب اکمل حنیف، جناب محمد محسن عابدی، جناب حسنین مظہری، جناب مبشر حسین فیضی۔

تیسرا مشاعرہ:

مورخہ 11 ستمبر 2021ء فیصل آباد

صدارت پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور

مہمان خصوصی: پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد قادری

شہزاد بیگ (نظامت)

شعراء کرام : جناب ناصر حسین راضی، جناب کوثر علیمی ، جناب سلیم شاہد، ڈاکٹر شاہد اشرف، جناب ساغر شہزاد، جناب باسط ممتاز سید، جناب ریاض احمد قادری، جناب ارشد محمود ارشد، جناب اشفاق ہمذ الی ، جناب زاہد سرفراز زاہد، جناب شاہد حسین شاہد، جناب محمد اویس رضا مدنی لاڈلا، جناب اے۔آر، نازش، جناب انصر رشید انصر۔

چوتھا مشاعرہ:

مورخہ 19 ستمبر 2021ء راولپنڈی، اسلام آباد

صدارت ڈاکٹر منور ہاشمی

مہمانانِ خصوصی: جناب نسیم سحر، ڈاکٹر فرحت عباس

شہزاد بیگ (نظامت)

شعراء کرام: جناب جمیل یوسف، جناب علی احمد قمر، جناب عبدالقادر تاباں، جناب انجم خلیق، جناب عرفان جمیل، جناب عرش ہاشمی، ڈاکٹر جنید آذر، ڈاکٹر کاشف عرفان، جناب اطہر قیوم راجہ، جناب خلیل الرحمن خلیل، جناب محسن عابدی، محترمہ رفعت وحید، جناب محمد احمد زاہد،

(بزم اہل قلم پاکستان بہ اشتراک شعور ٹی وی)

اُن مشاعروں کے علاوہ دنیا بھر سے جو طرحی کلام موصول ہوا ہے وہ بھی شاملِ کتاب ہے۔

ان شاء اللہ یہ خشتِ اول ہے آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا۔

جناب مبشر حسین فیضی کے بھی دل وجان سے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس کتاب کی تزئین میں دل وجان سے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

اللہ حافظ وناصر

مرتّبین

محمد محسن عابدی (شعور ٹی وی، فیصل آباد)

شہزاد بیگ (نعت اکیڈمی، فیصل آباد)

OOOOOOOOOOO

مشاعرہ راولپنڈی

پروفیسر ڈاکٹر منور ہاشمی (اسلام آباد)

پیام رحمتِ عالم جو عام ہو جائے
جہاں میں خیر کا جاری نظام ہو جائے

تمام مشکلیں آسان ہو گئیں میری
درُود پاک پڑھوں اور کام ہو جائے

درِ رسولؐ پہ حاضر ہیں ہم تصور میں
قبول آج ہمارا سلام ہو جائے

گدائے شہرِ ہنر ہو مجھے اگر حاصل
"شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے"

وہ مرتبے میں شہنشاہ سے بھی بڑھ کر ہے
جو شخص آپؐ کا ادنیٰ کا غلام ہو جائے

نسیم سحر (راولپنڈی)

یہ دل جو وقفِ دُرود سلام ہو جائے
”شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے“

کرم یہ اے مرے عالی مقام ہو جائے
مدینے جاؤں وہیں پہ قیام ہو جائے

مری حیات کو یوں بھی دوام ہو جائے
بس ایک ورد پہ ”جنڈری“ تمام ہو جائے

دُرودِ شب سے ہو آغاز اور سحر تک ہو
دُرود خوانی میں ہر صبح شام ہو جائے

کروں اِرادہ میں جب بھی مدینے جانے کا
وجود وقفِ دُرود و سلام ہو جائے

اُدھر کو جاتے ہوئے جتنی تیز گامی ہے
پلٹ کے آتے ہوئے سُست گام ہو جائے

مرے حضورؐ ! مرے لاشعور کی حد تک
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

قسم خدا کی کرے گی اُنہیؐ کا ذکر سدا!
یہ کائنات اگر ہم کلام ہو جائے

پیام ِامن مدینے سے ایسا جاری ہو
کہ ساری دنیا ہی دارالسلام ہو جائے

جو اُنؐ کی شان میں گستاخ لب ہلائے کوئی
وہیں پہ تیغ مرِی بے نیام ہو جائے

بس ایک نسخہ ہے خود کو سنوارنے کا نسیمؔ
نفوذ سیرتِ عالی مقام ہو جائے

ڈاکٹر فرحت عباس (اسلام آباد)

حضورؐ مجھ پہ کرم گام گام ہو جائے
نظر عطا کی عطا ہو کہ کام ہو جائے

حضورؐ چشمِ کرم نعت کے وسیلے سے
اب اس غلام پہ دوزخ حرام ہو جائے

سنہری جالیاں تھامے ہوئے یہ نعت پڑھوں
مرے حضورؐ ! اَمر یہ کلام ہو جائے

مروں تو ہونٹوں پہ صلّیِ علیٰ محمدؐ ہو
فنائے ذات کو حاصل دوام ہو جائے

ہر ایک سانس مری یوں مگر معطر ہو
دُرود پڑھتے ہوئے صبح شام ہو جائے

مری نگاہ ٹھہر جائے سبز گنبد پر
نظر کے نور کا پھر اختتام ہو جائے

یہ آرزو ہے ، تمنا ہے، جستجو بھی ہے!
ہر ایک ذکر صلوٰۃ و سلام ہو جائے

خدا کے ساتھ فرشتے بھی بھیجتے ہیں سلام
مرا سلام بصد احترام ہو جائے

ہراک غزل میں ہراک نظم میں ہونعتِ رسول
سخن فرازی میں حاصل مقام ہو جائے

میں خاکِ مسجد نبویؐ بنا دیا جاؤں
یہ میری عمر بھی عمرِ دوام ہو جائے

جنہیں حضورؐ کے در سے نوازا جائے گا
بس اُن گداؤں میں فرحتؔ کا نام ہو جائے

جمیل یوسف (اسلام آباد)

مرے سفر کا یونہی اختتام ہو جائے
ترے دیار میں پہنچوں تو شام ہو جائے

یہ لطف خاص ہو مجھ پہ بھی اے مرے آقاؐ
ترے غلاموں میں میرا بھی نام ہو جائے

دعا یہ کرتا ہوں پیہم کہ مجھ کو بھی حاصل
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

کرم ہو آقاؐ! مرا دیس بھی مدینہ بنے
جو کام ہو نہیں پایا ، وہ کام ہو جائے

یہ سرزمین بھی جنت سے کم نہیں ہے اگر
یہاں پہ آدمی کا احترام ہو جائے

ہر ایک شخص ہو حضرت معاذؓ کی مانند
تو حسنِ فکر عمل شاد کام ہو جائے

وہی نظام جو سارے جہاں نے دیکھا ہے
اُسی نظام کا پھر اہتمام ہو جائے

ہر ایک پھول سے خوشبو اٹھے محبت کی
کلی کا کھلنا وفا کا پیام ہو جائے

مرے چمن میں کہیں خاروخس نہ رہنے پائے
صبا کچھ اس طرح محوِ خرام ہو جائے

کسی زباں سے کسی بے نوا کا دل نہ دکھے
ہر ایک آدمی شریں کلام ہو جائے

نہ دن کو خوف ہو کوئی، نہ رات کو کھٹکا
ہر ایک سانس سکوں کا پیام ہو جائے

نہیں ہے آپؐ کی معجز نمائیوں کا شمار
کرم کریں تو یہ سب اہتمام ہو جائے

علی احمد قمرؔ (اسلام آباد)

عجب نہیں ہے کہ یہ اہتمام ہو جائے
ہوائے شہرِ نبیؐ سے کلام ہو جائے

یہی تو ان کی غلامی کا ہے شرف یکتا
میں اُنؐ کا نام لوں اور میرا کام ہو جائے

عجب کشش ہے مدینے میں شاہ ہو کہ گدا
جو اُنؐ کے شہر میں آئے غلام ہو جائے

دعا ہے عمر کا حاصل ہو طوفِ روضۂ پاک
کہ زندگی کی اسی در پہ شام ہو جائے

میں اُنؐ کا نام لیے دشمنوں سے لڑتا ہوں
کوئی بھی مدِ مقابل ہو رام ہو جائے

خدا سے آپؐ جو مانگیں تو اے رضائے خدا
بہشت آپؐ کی امت کے نام ہو جائے

قبول ہوں جو قمرؔ اُنؐ کو نعت کے اشعار
ہمارا اُن کے غلاموں میں نام ہو جائے

عبدالقادر تاباںؔ (اسلام آباد)

ہوائے شہرِ مدینہ جو عام ہو جائے
تمام گردشِ دوراں تمام ہو جائے

ہیں تاج وتخت کے مالک گداگرانِ جہاں
شہاؐ، ہے شاہ جو تیرا غلام ہو جائے

تمام عمر جو ممکن نہیں تو اے رحمان
درِ حضورؐ پہ اک شب قیام ہو جائے

فرشتے پہنچیں جو لے کر درُود کے تحفے
تو ساتھ ساتھ ہمارا سلام ہو جائے

ہماری خاک بھی اُڑتی پھرے مدینے میں
ہمارے بعد ہمارا بھی نام ہو جائے

بس ایک شعر بصیرتِ کشا عطا ہو مجھے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

غموں کی بستی میں تاباںؔ غم فراقِ نبیؐ
عجب ہے کیا جو غموں کا امام ہو جائے

انجم خلیق (اسلام آباد)

مرا جو نعت نگاروں میں نام ہو جائے
شمار بادشہوں میں غلام ہو جائے

بس اس قدر کہ روش کر لیں ہم جو خُلقِ عظیم
محبتوں کا چلن کتنا عام ہو جائے

ہزار بار یہ دیکھا، بفیضِ ذکرِ رسولؐ
جو کام بگڑا ہوا تھا، وہ کام ہو جائے

جنابِ حضرتِ عمران جن کو پالتے ہیں
کوئی رسولؐ تو کوئی امامؑ ہو جائے

حضورؐ گھر کو سجانا ہے کہکشاؤں کے ساتھ
دو ایک گام اِدھر بھی خرام ہو جائے

سوائے وحیٔ الٰہی وہ کچھ نہیں کہتے
وہؐ جو کہیں، سو خدا کا کلام ہو جائے

سخنوری کا ہنر مجھ کو راس آئے! اگر
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

تو کیا یہ کم ہے کہ انجم خلیقؔ تجھ سا حقیر
شریکِ بزمِ درُود و سلام ہو جائے

محمد عرفان خاں (اسلام آباد)

قطعہ

قبول در پہ ہمارا سلام ہو جائے
نصیب مدحت خیرالانامؐ ہو جائے
ہماری نعت بھی عرفاںؔ ہو داد کے قابل
کہ مدح خوانوں میں اپنا بھی نام ہو جائے

عرفان جمیل (اسلام آباد)

سبیلِ درکِ ثناء و سلام ہو جائے
''شعورِ مدحتِ خیر الانامؐ ہو جائے''

تمام لفظ سعادت سے جھولیاں بھر لیں
ہر ایک لفظ پہ فیضِ تمام ہو جائے

کہ خلوتوں کا تقدس تو اس کو کہتے ہیں
کہ جلوتوں کی طرح پھیلے، عام ہو جائے

مجھے نصیب نہ ہو صبح، در ترا چھوڑوں
ترے دیار سے گزروں تو شام ہو جائے

بشر وہی ہے، حقیقت میں بے مثال بشر
کہا، کیا ہو جو اس نے نظام ہو جائے

تمھاری خیر ہو اے ثور، تو جیے جگ جگ
تری مہد میں ذرا سا قیام ہو جائے

سدید قول، مبین و فصیح گفتاریں
مکالمہ تھا کہ اُس سے کلام ہو جائے

وہ شبنموں سے بچائے کراہتے سورج
یہ مدعا کہ سویرے نہ شام ہو جائے

اس اعتبار سے اس نے کبھی نہ سخت کہا
پریم پیار سے جتنا جو رام ہو جائے

بگھارتا تھا فقط فلسفہ سبھی یونان
عمل پسند نے ٹوکا کہ کام ہو جائے

عرش ہاشمی (اسلام آباد)

عطا قرینۂ جامیؔ و جامؔ ہو جائے
مرا بھی کاش غلاموں میں نام ہو جائے

میں اُنؐ کا نام جو لوں، ساتھ ہی درُود پڑھوں
زہے نصیب جو یہ التزام ہو جائے

یوں اٹھتے بیٹھتے صلِّ علیٰ کا ورد رہے
مرا وظیفہ صلوۃ و سلام ہو جائے

ہماری حالتِ ناگفتہ بہ پہ بھی ہو کرم
بس اک نظر شہ والا مقام ہو جائے

حضورؐ اب ہمیں نورِ سحر عطا کر دیں
ہماری شب کا بھی اب اختتام ہو جائے

ہمارے دیس میں حالات یوں سدھر جائیں
نظام آپؐ کا، اپنا نظام ہو جائے

یہ زندگی کا سفر اُنؐ کے ذکر میں گزرے
یوں اُنؐ کی یاد کا دل میں قیام ہو جائے

سخنوروں میں وہ خوش بخت ہیں جنہیں حاصل
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

مدینہ پہنچوں تو ایسی سکوں کی نیند آئے
سفر کا عرشؔ وہیں اختتام ہو جائے

ڈاکٹر جنید آذر (اسلام آباد)

''شعور مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''
مرا بھی نعت سراوں میں نام ہو جائے

جو اس میں یادِ نبیؐ کا قیام جائے
تو میرا دل بھی مدینہ مقام ہو جائے

کسی کے دست وزباں سے کسی کو رنج نہ ہو
جہاں میں اُسوۂ سید جو عام ہو جائے

نصیب ہو جو مجھے قریۂ نبیؐ کا غبار
تو دل سے خواہشِ دنیا تمام ہو جائے

میں سانس لوں جو ترے ذکر کے بغیر کبھی
تو مجھ پہ کارِ تنفس حرام ہو جائے

ڈاکٹر کاشف عرفان (اسلام آباد)

پیام سرورِ عالم جو عام ہو جائے
ندائے حق کے لیے اہتمام ہو جائے

مہکتی ریت ، کنواں اور کھجور کے سائے
سرِ سفر یوں مدینہ میں شام ہو جائے

یہ دوڑتی ہوئی دنیا ، یہ تیز گام حیات
پہنچ کے ان کی گلی خوش خرام ہو جائے

گلی گلی میں مہکتے ہوں سنتوں کے گلاب
نگر نگر میں محبت یہ عام ہو جائے

میں حاضری کی تمنا لئے سفر میں ہوں
ملے جو اذن ، مدینہ قیام ہو جائے

حضورؐ! آپؐ بُروں کے لیے بھی رحمت ہیں
حضورؐ! پیش اگر یہ غلام ہو جائے

ہمیں قرٗان سے عطا عشق کا ہو رزق فراخ
ہمارا عشق بھی عشقِ دوام ہو جائے

عطا ہو اذنِ حضوری عطا ہو مدحتِ شہؐ
مرا کلام بھی مقبول عام ہو جائے

ہے ان کی رحمت و رافت کا معجزہ کاشفؔ
غنیم بن کے جو آئے، غلام ہو جائے

راجہ عبدالقیوم (اسلام آباد)

''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''
مرے کلام کو حاصل دوام ہو جائے

مٹھاس نام میں ایسی کہ عرش جھوم اٹھے
ہر اک زبان سے جاری یہ نام ہو جائے

صریرِ خامہ نوائے سروش بن جائے
خموشیوں کو حاصل دوام ہو جائے

شرارِ شر سے شرر بار نفسِ امارہ
بیک نگہ وہ نفس زیر دام ہو جائے

جہاں ہوائیں معطر ہیں ذرے نورانی
زہے نصیب! مدینہ قیام ہو جائے

کہیں کھجوروں کے سائے میں باقی عمر کٹے
وہیں کہیں کسی کوچے میں شام ہو جائے

وہیں کے کوچوں میں، قریے، گلی کے کونوں میں
مری حیات کا قصّہ تمام ہو جائے

حضورؐ کلمے ، اذاں اور نماز میں موجود
زبان وقفِ دُرود و سلام ہو جائے

حضورؐ آپؐ کے کوچے سے دل نہیں اٹھتا
جو اذن ہو تو مرا یاں قیام ہو جائے

محمد خلیل الرحمن خلیل (اسلام آباد)

حضورؐ میرے بھی دل میں قیام ہو جائے
دُکھوں بلاؤں کی میرے بھی شام ہو جائے

میں حسنِ آقاؐ کے ہر زاویے پہ نعت کہوں
مجھے جو جلوۂ خیرالانامؐ ہو جائے

عطا ہو طوقِ غلامی حضورؐ مجھ کو اگر
شمار میرا غلاموں میں نام ہو جائے

وضو کریں جو سخن آبِ عشق و مستی سے
تو اُنؐ کی شان میں اعلیٰ کلام ہو جائے

نظر ہو چہرۂ انور پہ وقتِ موت شہاؐ
حضورؐ عاصی پہ لطف دوام ہو جائے

یہ آرزو ہے قیامت میں آپؐ سے یہ کہوں
حضورؐ آپؐ کے ہاتھوں سے جام ہو جائے

میں چاہتا ہوں فرشتے بھی قبر میں یہ کہیں
کہ اُٹھ خلیلؔ دوُرد و سلام ہو جائے

رفعت وحید (اسلام آباد)

شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے
تو نعت گوؤں میں میرا بھی نام ہو جائے

بس ایک بار مدینہ دکھایئے آقاؐ
بھلے حیات کا پھر اختتام ہو جائے

صبا کے ہاتھ پہ میں نے پیامِ دل رکھا
حضورؐ میری طرف سے سلام ہو جائے

جو سنگ ریزے پہ نظرِ کرم پڑے اُنؐ کی
وہ بے زبان بھی محوِ کلام ہو جائے

میں چاہتی ہوں تری خاکِ نقشِ پا چوموں
حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے

کبھی جو دید میسر ہو خواب میں اُنؐ کی
مرا وہ لمحہ حیاتِ دوام ہو جائے

قبول ہو مرے آقا یہ میری عرض و نیاز
میری نجات کا کچھ اہتمام ہو جائے

یہی دعا ہے میری رات دن ، مجھے رفعتؔ
''شعورِ مدحتِ خیر الانامؐ ہو جائے''

محمد احمد زاہد (سانگلہ ہل)

شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے
یقیں ہے خلد میں پھر تو مقام ہو جائے

مرے حضور یہی آرزو ہے ایک مری
دیارِ پاک میں میرا قیام ہو جائے

غلام اذنِ کرم کا ہے ملتجی کب سے
کلام کے لیے حاضر غلام ہو جائے

مرے خیال کا محور ثنا ہو آقاؐ کی
نجات کا مری یوں اہتمام ہو جائے

دعائے زاہدؔ بے بس ہے ہر گھڑی ہر دم
کہ شہرِ طیبہ میں قصہ تمام ہو جائے

محمد محسن عابدی (فیصل آباد)

درِ نبیؐ سے عقیدت کا جام ہو جائے
مرے بھی قلب کو حاصل انعام ہو جائے

جو سامنے ہو مرے قبلے کا تصور تو
شعورِ زیست بصد احترام ہو جائے

حضورؐ آپؐ کی شفقت ہے میری خوش بختی
حضورؐ سایہء رحمت یہ عام ہو جائے

گلی گلی میں لگاتا پھروں صدائیں میں
مرا مقام بھی پھر احتشام ہو جائے

مرے شعور کو جو اور روشنی ہو عطا
مرے بھی گھر کا منوریہ بام ہو جائے

جو شہر طیبہ کی خوش بخت ساعتیں ہوں نصیب
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

حضورؐ درد کا جو چارسو بسیرا ہے
حضورؐ جینے کا کوئی انتظام ہو جائے

میں نعت پڑھتا رہوں نعت پڑھتے مر جاؤں
یہ التجا ہے اگر سبز فام ہو جائے

ملے خیرات جو نسبت کی آپؐ کے در سے
مرا بھی آپؐ کے منگتوں میں نام ہو جائے

میں صبح و شام کروں ذکرِ مصطفیٰ محسنؔ
درِ نبیؐ پہ جو میرا قیام ہو جائے

شہزاد بیگ (میزبان)

درِ نبیؐ پہ جو حاضر غلام ہو جائے
بلند میرا بھی ادنیٰ کلام ہو جائے

ستارہ وار مقدر مرا کمال پہ ہو
حضورؐ مجھ سے کوئی ایسا کام ہو جائے

حضورؐ کیجئے کچھ اہتمام ایسا بھی
یہ زندگی نہ یونہی ناتمام ہو جائے

میں گھونٹ گھونٹ پیوں شہرِ خلد میں آ کر
عطا مجھے بھی محبت کا جام ہو جائے

حضور دنیا میں یہ میرا شہر نعت بھی ہے
کچھ ان فقیروں کو بھی اذنِ عام ہو جائے

بروز حشر اٹھوں آپؐ کے میں قدموں سے
قبولیت کا کچھ ایسا نظام ہو جائے

سلام گنبدِ خضریٰ کے سب مکینوں کو
حضور آپؐ کو میرا سلام ہو جائے

ورق ورق جو لکھوں نعتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شہزادؔ
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

مشاعرہ، لاہور

صادق جمیل (لاہور)

"شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے"
وفورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

وہ دل دلوں میں ہے افضل ترین دل جس میں
ظہورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

مرے حروف کے پیکر میں اے خدا پیدا
سرورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

لکھوں میں نعتِ پیمبر تو عاشقوں کے لیے
زبورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

قُبول کاش مرا پیش کردہ نذرانہ
حضورؐ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

صادق جمیل (لاہور)

جو دشت ہجر محمدؐ میں اشک بو جائے
وہ آنکھ رشکِ گل باغِ خُلد ہو جائے

گرے جو آنکھ سے یادِ نبیؐ میں اک آنسو
سیاہ فردِ عمل عمرِ بھر کی دھو جائے

جگائے بادِ سحر آ کے اُس کو طیبہ سے
چراغ کوئی اگر گہری نیند سو جائے

خُدا جو عقل دے تجھ کو زوارِ کوئے رسولؐ
تو جان بوجھ کے طیبہ میں جا کے کھو جائے

جسے ہو راس مدینہ کی صرف آب وہوا
مدینہ چھوڑ کے کیسے وہ خُلد کو جائے

صادق جمیل (لاہور)

زہےِ نصیب جو اُنؐ کا قیام ہو جائے
غریب خانہ مرا عرش فام ہو جائے

اُنہیؐ کے نور سے ہیں مُستنیر ارض و سما
نہ ہوں جو آپؐ تو ہر سمت شام ہو جائے

ہماری جان اگر جائے اُنؐ کی حرمت پر
ہمارا اُنؐ کے شہیدوں میں نام ہو جائے

حضورؐ دیکھ لیں ذرّے کو گر محبت سے
تو آفتاب بھی اُس کا غُلام ہو جائے

حلال کھائے کمائے جو حُکمِ آقاؐ پر
تو اُس پہ نارِ جہنم حرام ہو جائے

امیرِ شہرِ سُخن ہے وہ خوش نصیب جسے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

نحیف ناقہ حلیمہؓ کا لمس سے اُنؐ کے
جو اک قدم نہ چلے تیز گام ہو جائے

جو اُنؐ کے در کی گدائی پہ وقف ہو کشکول
وہ گنج ہائے شہاں کا امام ہو جائے

ہزار رنج رسیدہ جمیلؔ ہو کوئی
پڑھے درُود تو وہ شاد کام ہو جائے

واجد امیر (لاہور)

جو متقی ہے وہ سب کا امام ہو جائے
مگر وہ پہلے نبیؐ کا غلام ہو جائے

جو ذکرِ سیرت خیرالانامؐ ہو جائے
فروزاں اور بھی مدحت کا بام ہو جائے

حروف خود ہی حصارِ ادب میں آئیں! اگر
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

نمازِ عصر پہ سورج ٹھہر گیا ورنہ
وہ چاہیں صبح رہے چاہیں شام ہو جائے

مدینہ جا کے بھلا فکر کیوں کریں عشاق
کہ انتظامِ قیام و طعام ہو جائے

اگر مزاجِ رسالت کے عجز پہ ہو نظر
تو کیسے اسپِ اَنا بے لگام ہو جائے

نگاہ عفوِ پیمبر پہ ہو تو دل میں بنی
اُلٹ پلٹ پہ صفِ انتقام ہو جائے

درُود پڑھ کے سپردِ ذہن کیا کیجے
زباں کی تیغ اگر بے نیام ہو جائے

بلا سے زندگی یوں بھی تو ختم ہونی ہے
نہ کیوں مدینے میں پھر اختتام ہو جائے

اگر حضورؐ کی رحمت نہ ہو زمانے پر
تو سچ کہوں یہاں جینا حرام ہو جائے

کہے گا حشر میں واجدؔ ثنا نگاروں سے
چلو کہ مدحتِ عالی مقام ہو جائے

سلطان محمود (لاہور)

جو میرا اُنؐ کے فقیروں میں نام ہو جائے
صدا لگانے سے پہلے ہی کام ہو جائے

گدا ہیں ایسے نبیؐ کے کہ بادشاہی کریں
غلام ایسے کہ دنیا غلام ہو جائے

جو آپؐ چاہیں تو پتھر بھی بولنے لگ جائیں
تنا کھجور کا محوِ کلام ہو جائے

بلائیں پاس نہ پھٹکیں گی زندگی ساری
جو گھر میں بزمِ درُود و سلام ہو جائے

رسولؐ پاک کے عاشق بنو تو ایسے بنو
کہ تم پہ نارِ جہنم حرام ہو جائے

نبیؐ جی جلد بلا لیجئے مدینے مجھے
کہیں نہ زیست کا قصہ تمام ہو جائے

سخن وروں کا وہ سلطان ہے جسے حاصل
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

سلطان محمود (لاہور)

(گرہ بند)

مرے قلم کو یہ حاصل دوام ہو جائے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

شعورِ حمدِ الٰہی کے ساتھ ساتھ مجھے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

دعا کریں کہ جہاں کے ہر ایک شاعر کو
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

شعور والا ہے وہ بے شعور بھی جس کو
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

خدا کرے تری سلطانؔ لاشعوری کو
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

ڈاکٹر غافر شہزاد (لاہور)

حضورؐ آپؐ سے دل ہمکلام ہو جائے
یہ زندگانی بھلے پھر تمام ہو جائے

چھلکنے دیتا نہیں آنکھ ذکر کرتے ہوئے
کہ میرے رونے کا شہرہ نہ عام ہو جائے

شفاعتوں کی طلب ہو تو میرا شافعؐ وہ
میں خیر مانگوں وہ خیرالانامؐ ہو جائے

چلوں تو ساتھ چلے میرے گنبدِ خضریٰ
جہاں رکوں میں وہی پر قیام ہو جائے

میں آنکھ بند کروں اُنؐ کو روبرو پاؤں
عطا مجھے بھی کچھ ایسا مقام ہو جائے

ڈاکٹر شاہدہ دلاور شاہ (لاہور)

دلوں میں آپؐ کا جب احترام ہو جائے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

بس ایک بار ہی دیکھا ہے خواب میں، میں نے
دعا ہے دید کا اک اور جام ہو جائے

سماعتوں میں پڑھے جب صدائے الا اللہ
بلالؓ حبشی کا یہ دل غلام ہو جائے

دعا ہے صبح مری ہو طوافِ کعبہ میں
مدینے شاہدہ پہنچوں تو شام ہو جائے

علیؓ کے ذکر سے اشعار نعت کے اتریں
میں کربلا کا جو سوچوں سلام ہو جائے

دعا ہے شہر میں حق گوئی کی روایت کاش
حسنؓ حسینؓ کے صدقے میں عام ہو جائے

شاہین رضوی (لاہور)

دُرود پڑھ کر دعا روز و شب یہ مانگتی ہوں
مرا حرم میں مسلسل قیام ہو جائے

یہ خواب دیکھتی ہیں میری خوش گماں آنکھیں
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

سرِ یقین کہ یہ معجزات ہوتے ہیں
مِرے سلام کے بدلے سلام ہو جائے

جو عاشقانِ رسالت مآب ہیں اُنؐ کا
مدینے جانے کا کچھ انتظام ہو جائے

جو زائرین مدینہ ہیں شافع محشر
مدینے جائیں ستارہ مقام ہو جائے

مرے حروف کے باطن میں یوں چراغاں ہو
جو نعت لکھوں وہ مقبول عام ہو جائے

مدینہ مرکزِ انوار شہرِ ایماں ہے
اسی زمیں پہ مری صبح و شام ہو جائے

جو روح نکلے تو شاہینؔ یہ تمنا ہے
زباں پہ جاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام ہو جائے

نوید مرزا (لاہور)

''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''
سلام ان پہ بصد احترام ہو جائے

نبیؐ کے ذکر سے دھل جائیں داغ سینے کے
نبیؐ کی نعت سے حاصل دوام ہو جائے

میں روزِ حشر سناؤں حضورؐ کو جا کر
کرم سے اُنؐ کی عطا وہ کلام ہو جائے

درِ حبیب پہ جو شخص اپنا سر رکھ دے
جدھر بھی جائے زمانہ غلام ہو جائے

مجھے بھی آج سندیسہ ملے مدینے سے
مرے لئے بھی کوئی انتظام ہو جائے

مرے حضورؐ بلا لیجے مدینے میں
نہ جانے کب مری ہستی تمام ہو جائے

نبیؐ کی نعت کو سنتی ہے کائنات تمام
تو کیوں نہ پھر مری شہرت بھی عام ہو جائے

مبشر حسین فیضی (لاہور)

شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے
غلام کیسے نہ عالی مقام ہو جائے

خدا بھی ذکر کرے جس کا سب ملائک بھی
خدایا لب پہ وہی صبح و شام ہو جائے

میں اُنؐ کے در کے فقیروں سے پیار کرتا ہوں
مرا بھی اُنؐ کے فقیروں میں نام ہو جائے

یہی تو ذکر ہے تسکین غم کے ماروں کی
یہی تو یاد جو یادِ دوام ہو جائے

ارے او تشنہ لبو! جامِ معرفت ڈھونڈو
پیو وہ جام جو کوثر کا جام ہو جائے

حضورؐ کیسے کسی سے کوئی سوال کروں
حضورؐ آپؐ کے در پر قیام ہو جائے

حضورؐ آپ کو دیکھے بنا یہ کیا ہستی
حضورؐ آؤں تو دیدار عام ہو جائے

سکوں کی،امن و محبت کی یہ بنے دنیا
پیام آپؐ کا سب کا پیام ہو جائے

نگاہ بھر کے جو خضرا کو دیکھ لوں فیضیؔ
تو میری ہستی کا قصہ تمام ہو جائے

حسنین مظہری (قصور)

جو چشمِ صاحبِ حسنِ دوام ہو جائے
تو نور بار شبِ تیرہ فام ہو جائے

میں دیکھتا ہی رہوں سوئے گنبدِ خضریٰ
اِسی میں زیست کا قصہ تمام ہو جائے

نمازِ عشقِ نبیؐ کا جو مقتدی ٹھہرے
عجب نہیں کہ ہمارا امام ہو جائے

جو ابرِ نعتِ پیمبر کی ایک بوند گرے
تو میرا دشتِ سخن سبز فام ہو جائے

وہی مقام ہے سجدہ گہِ زمین و زماں
شہِ اُممؐ کا جہاں بھی قیام ہو جائے

شہوں کو لاتا نہیں ہے کبھی بھی خاطر میں
درِ حضورؐ کا جو بھی غلام ہو جائے

جسے بھی چاہیے اعجازِ بخششِ پیہم
گدائے سید عالی مقام ہو جائے

حضورؐ آپؐ کی چشمِ کرم پڑے جس پر
جہاں میں لائقِ صد احترام ہو جائے

وہی ہے صاحبِ فہم وشعور و عقل جسے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

جو آپؐ چاہیں تو ذرہ ہو صورتِ خورشید
جو آپؐ چاہیں تو ناقص بھی تام ہو جائے

ہے مظہریؔ کی دعا اے خدائے کون ومکاں!
رواجِ مدحتِ سرکار عام ہو جائے

اکمل حنیف (لاہور)

مری زباں کو یہی ایک کام ہو جائے
یہ عمر ذکرِ نبیؐ میں تمام ہو جائے

اگر ملے درِ اقدس پہ حاضری کا شرف
تو آنسوؤں کی مرے روک تھام ہو جائے

مرے وجود کی تکمیل کے لیے ممکن
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

مرے دنوں کو اجالے گی روشنی اس کی
بسر جو ایک مدینے میں شام ہو جائے

کریں گے آپؐ شفاعت نصیب والوں کی
نصیب والوں میں میرا بھی نام ہو جائے

جسے سناتے ہوئے میں بہشت میں جاؤں
حضورؐ ایسا عطا اک کلام ہو جائے

وہ پھر کسی بھی سکندر سے کم نہیں اکملؔ
جو شخص میرے نبیؐ کا غلام ہو جائے

شہزاد بیگ (میزبان)

مرا مدینے میں جس دن قیام ہو جائے
حضورؐ آپؐ کے منگتوں میں نام ہو جائے

بشر جو خاکی ہے نوری مقام ہو جائے
''شعور مدحتِ خیر الانامؐ ہو جائے''

میں سانس روک لوں دیکھوں جو گنبدِ خضرا
قبول آپؐ کے در پر سلام ہو جائے

بنوں جو شہر نبیؐ کا سفیر میں اک دن
تو آخرت کا مری اہتمام ہو جائے

حضورؐ آپؐ سے نسبت مری پرانی ہے
تو پھر نجات کا کچھ انتظام ہو جائے

جو حرف حرف ہو مدحت حضورؐ کی شہزادؔ
فقیر کا بھی غلاموں میں نام ہو جائے

مشاعرہ فیصل آباد

پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور (فیصل آباد)

حضورؐ آپؐ کا جو بھی غلام ہو جائے
مرا بھی اُس کے غلاموں میں نام ہو جائے

پُر آب چشم، زباں گنگ،جسم لرزیدہ
قبول ایسے میں آقاؐ سلام ہو جائے

حضورؐ چاہیں تو ہم بے نوا فقیروں کی
نگاہ تیغ بنے، بے نیام ہو جائے

وہؐ ایک بار مجھے کہہ دیں ''تو بھی میرا ہے''
پھر اس کے بعد یہ جیون تمام ہو جائے

بقیعِ پاک میں تدفین کا جو اِذن ملے
مری حیات کو حاصل دوام ہو جائے

کمالِ شعر قدم بوس اُس کا ہو جس کو
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

جو حسن، حُبِ محمدؐ سے لاتعلق ہے
حلال بھی ہو تو ہم پر حرام ہو جائے

خرد قبیلہ لیے در پہ بھیک مانگتی ہے
عطا ہو خیر تو یہ شاد کام ہو جائے

پڑے نگاہِ کرم جس بھی دل پہ آقاؐ کی
صنم کدہ بھی ہو ،بیت الحرام ہو جائے

ہزار آنکھ مرا ہر رُواں ہو وقتِ دید
حضورؐ! دید یہ لااختتام ہو جائے

زمیں صبیحؔ کی، عابدؔ کی ہے طرح انورؔ
ثنائے خواجہؐ میں طرفہ کلام ہو جائے

صاحبزادہ ناصر حسین راضی (فیصل آباد)

دُردو قبلۂ دل کا امام ہو جائے
حضورؐ شوق میں سجدہ سلام ہو جائے

نگارِ گنبد خضریٰ میں منہمک ہو کر
ورودِ کیفِ حضوری مدام ہو جائے

خرد خبر کے جھروکے میں جھانکنے سے سوا
نگاہِ ناز سے بالائے بام ہو جائے

حضورؐ قلب کا حُسنِ نگار اپنا کر
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

گرے جو سوئے مدینہ خلوصِ نیت سے
وہ خاکسار بھی عالی مقام ہو جائے

حضورؐ آپؐ کے دستِ کرم میں آنے سے
زبانِ سنگ سے جاری کلام ہو جائے

فشارِ حرص و ہوس میں یہ غیر ممکن ہے
غلامِ سرورِ دیںؐ زیرِ دام ہو جائے

لبوں پہ اسم محمدؐ ہو جاگزیں جس دم
دمِ حیات کا قصہ تمام ہو جائے

جو سر جھکا کے چلوں مخزنِ عطا کی طرف
یہ پُل صراط بھی رخشندہ گام ہو جائے

سخائے شافعِ محشر سے راضیؔ جیسوں کا
لوائے حمد کے نیچے قیام ہو جائے

کوثر علیمی (فیصل آباد)

بہشتِ طیبہ میں جس کا قیام ہو جائے
فرازِ عرش سے بڑھ کر مقام ہو جائے

وہ شخص رشک سلاطین ہے زمانے میں
درِ نبیؐ کا جو دل سے غلام ہو جائے

پلک جھپکنے میں مل جائے منزلِ طیبہ
اگر جنون، خرد کا اِمام ہو جائے

بدست اَشک میں ہر روز بھیجتا ہوں دُرود
قبول آنکھوں کا آقاؐ سلام ہو جائے

مہک اٹھے مری سانسوں میں خوشبوئے خضریٰ
جو اُنؐ کا طیبہِ دل میں قیام ہو جائے

جسے بلا لیں رُسولؐ امین زیر کسا
وہ بالقین ''علیہ السلامؑ'' ہو جائے

سحر بسا لوں میں آنکھوں میں سبز گنبد کی
مری حیات کی پھر چاہے شام ہو جائے

کہی خدا کی، جو تم پڑھ لو، نعت قرآں میں
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

بروز حشر کہیں گے نبیؐ غلاموں سے
چلو کہ اک ذرا کوثر کا جام ہو جائے

حکیم ارشد محمود ارشد (فیصل آباد)

نبیؐ کا نام جو زیب کلام ہو جائے
مہک بہشت کی نذرِ مشام ہو جائے

یہ طے تھا مسجد اقصیٰ میں عرش کا مہماں
نمازِ بزم رسل کا امام ہو جائے

عطا ہو جس کو فنا فی الرسول کا درجہ
نصیب اُس کو بقائے دوام ہو جائے

یہ معجزہ ہے نبیؐ کا کہ فتحِ مکہ شریف
بغیر حرکت ِ تیغ و نیام ہو جائے

جسے ہو خواب میں رویت حضور کی اُس کو
حصولِ لذتِ کیفِ دوام ہو جائے

قبول ِرحمتِ حق ہو تو کچھ بعید نہیں
صلے میں نعت کے کوثر کا جام ہو جائے

خوشا وہ اہلِ سخن جن کے بخت میں ارشدؔ
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

ساغر شہزاد (فیصل آباد)

درِ حضورؐ کا جو بھی غلام ہو جائے
پلک جھپکنے میں عالی مقام ہو جائے

میرے نصیب میں بھی ہوں اجالے رحمت کے
میرا بھی شہرِ نبیؐ میں قیام ہو جائے

جو تیرے نام پہ قربان زندگی کر دیں
زمیں سے تا بہ فلک اس کا نام ہو جائے

نگاہِ فیض پڑے جس پہ میرے آقاؐ کی
عجب نہیں کہ وہ ناقص بھی تام ہو جائے

سلام پڑھتا رہوں میں دُرود پڑھتا رہوں
حیات میری اِسی میں تمام ہو جائے

نبیؐ کی آل کا ذکر عظیم کرتا رہوں
یہی وظیفہ مرا صبح و شام ہو جائے

مرے بھی حال پہ آقاؐ نگاہ لطف و کرم
قبول میرا بھی آقاؐ سلام ہو جائے

قبولیت کا شرف بخش دیں اگر آقاؐ
مرا جہان میں روشن کلام ہو جائے

درِ حضورؐ پہ پہنچوں بہ چشم نم ساغرؔ
بفیض نعت مرا انتظام ہو جائے

ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

عطائے رحمتِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے
''شعورِ مدحتِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے''

خدا کی رحمتیں اس کا نصیب ہین جس کو
حصولِ الفتِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے

ہر ایک امتی محشر میں چاہتا ہے یہ
عطا شفاعتِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے

وہ پتھروں تلے بھی الاحد پکارتا ہے
جسے شجاعتِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے

صداقتوں میں اگر زندگی گزاری ہو
اسے قرابتِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے

حنانہ کی طرح روئے جدائی میں جس کو
نصیب نسبتِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے

ریاضؔ عشقِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت
نصیبِ امتِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے

ڈاکٹر شاہد اشرف (فیصل آباد)

درُود پڑھنے کی توفیق عام ہو جائے
کرم سے خاص کوئی اہتمام ہو جائے

''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''
مری زبان سے ایسا کلام ہو جائے

سحر کے بعد میں گنبد کو دیکھتا جاؤں
اسی نظارے کے دوران شام ہو جائے

ہمارے سارے مسائل ہوں حل، اگر نافذ
حضور! ملک میں شرعی نظام ہو جائے

انھیں پتا ہے کہ میں حال لکھ نہیں سکتا
مراسلہ مرا خالی بنام ہو جائے

کسی بھی لہر کے اٹھنے سے پیشتر آقاؐ
کسی طرح سرِ ساحل پیام ہو جائے

جو رفتگاں ہمیں ہر وقت یاد آتے ہیں
حضورؐ ! ان کی معافی تمام ہو جائے

سلیم شاہد (فیصل آباد)

خوشا جو بخت میں اُنؐ کا قیام ہو جائے
درِ حضورؐ پہ حاضر غلام ہو جائے

حضورؐ بخش دیں مجھ کو شرف حضوری کا
یوں با مراد کبھی تشنہ کام ہو جائے

غرض نہیں مجھے دنیا کے بادشاہوں سے
حضورؐ آپؐ کے منگتوں میں نام ہو جائے

مرے لیے تو اثاثہ یہی ہے عقبیٰ کا
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

مجھے نصیب ہو نسبت حضورؐ کی شاہدؔ
مری حیات کو حاصل دوام ہو جائے

ڈاکٹر محمد اقبال ناز (فیصل آباد)

الٰہی میرا کوئی انتظام ہو جائے
مدینے میں مرا کچھ اہتمام ہو جائے

میں نعت کہہ کے سناؤں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موقع پر
اگر مدینے میں کچھ دن قیام ہو جائے

کروں میں سحر بھی اِفطار پھر مدینے میں
وہیں پہ پورا یوں ماہِ صیام ہو جائے

یہ ''شہرِ نعت'' کے ہر نعت گو کی خواہش ہے
کہ عمر مدحِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام ہو جائے

نہیں ہے اور تمنا کوئی بجز اس کے
سلام کہنے کو حاضر غلام ہو جائے

تمام عمر بھی نعتیں کہیں تو شاید ہی
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

باسط ممتاز سید (فیصل آباد)

مرا جو اُنؐ کے غلاموں میں نام ہو جائے
بلند شاہوں سے کتنا مقام ہو جائے

درُود صلِّ علیٰ کی کمال برکت سے
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

بسی ہو صورت و سیرت جو پیارے آقاؐ کی
درخشاں نور سے میرا کلام ہو جائے

وہی تو ہوتا ہے سلطان ساری دنیا کا
جو صدق دل سے نبیؐ کا غلام ہو جائے

دُرود پاک سے یہ زندگی منور ہے
بغیر صلِّ علیٰ کے یہ خام ہو جائے

یہی ہے عشق محمدؐ کا معجزہ اس سے
سیاہ فام بھی اک نور فام ہو جائے

فرشتے قبر میں مجھ سے کہیں گے اے باسطؔ
چلو پھر آج دُرود و سلام ہو جائے

اے۔آر۔نازش (فیصل آباد)

شہِ مدینہ کا جو بھی غلام ہو جائے
بلند و بالا و اعلی مقام ہو جائے

سجی ہے بزم درُود و سلام ہو جائے
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

میں ایک بار جو چوموں گا روضۂ اطہر
مری حیات کا پھر اختتام ہو جائے

حضورؐ آپؐ سے منسوب جو بھی ہوتا ہے
خدا گواہ ہے وہ ذی احتشام ہو جائے

دیوانو! ختم نبوت میں سر بکف رہنا
نہ جانے کون کہاں بے لگام ہو جائے

نبیؐ کی نعت عقیدت کے پھول ہیں نازشؔ
ثنائے ختم الرسل صبح و شام ہو جائے

زاہد سرفراز زاہدؔ (فیصل آباد)

نبیؐ کی آل کا جو بھی غلام ہو جائے
بشر زمانے میں وہ ذی مقام ہو جائے

ہر ایک سنت سرکارؐ سے سجا ہو دل
انہیؐ کا ذکر زمانے میں عام ہو جائے

زباں کو نام محمد ﷺ مٹھاس دیتا ہے
اسِی کے فیض سے شیریں کلام ہو جائے

اُسی پہ رحمت ربِ علیٰ کہیں جس کو
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

حضور دیکھ لوں روضہ ترا ان آنکھوں سے
غریب کے لیے کچھ اہتمام ہو جائے

درِ حضورؐ پہ جھکتے ہیں چشم و دل میرے
اسی طریق کو حاصل دوام ہو جائے

حضور ظلمت دوراں کا دور دورہ ہے
مری حیات کی اس میں نہ شام ہو جائے

حضورؐ آپؐ کے در کا غلام ہوں ادنیٰ
بصد خلوص مرا بھی سلام ہو جائے

تمہارے نام کی تسبیح جو کرے دل سے
وہ قرنیؓ بن کے یہاں با مقام ہو جائے

دعا یہ زاہدؔ تشنہ کی ہے مقدر میں
حضورؐ آپؐ کی الفت کا جام ہو جائے

محمد اویس ازہر مدنی (فیصل آباد)

زباں جو محوِ درُود سلام ہو جائے
غلامِ شاہِ اُمم شاد کام ہو جائے

درُود پڑھیے کہ مہکے حیات مثلِ گلاب
سلام پڑھیے کہ لطف اُنؐ کا عام ہو جائے

اگر ہو پاسِ شریعت رفیقِ شعرِ سخن
''شعورِ مدحت خیرالانامؐ ہو جائے''

ملا جو رومی و جامیؒ کو اور سعدیؒ کو
عطا مجھے وہ محبت کا جام ہو جائے

پنپ سکیں نہ یہاں فرقہ بندیاں آقاؐ
عطا دلوں کو زرِ احترام ہو جائے

کروں میں کام ترے عشق ہی کی وحدت کا
مری حیات اسی میں تمام ہو جائے

دُرود لب پہ رہے تا دم قضا ازہرؔ
کرم غلام پہ یوں صبح و شام ہو جائے

انجنیئر اشفاق حسین ہمذانی (فیصل آباد)

جب عشقِ سرورِ عالم اِمام ہو جائے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

رسائی خلدِ مدینہ میں گرچہ ہے مشکل
بلائیں آپؐ تو ممکن سلام ہو جائے

ہو محوِ یادِ نبیؐ کاش میری خاموشی
کلام وقفِ درُود و سلام ہو جائے

سکون و امن و حفاظت کا دور دورہ ہو
جہاں میں اُنؐ کا جو نافذ نظام ہو جائے

بنے نمونہ جناں کا یہ کار گاہِ حیات
جو ذوقِ طاعت سرکار، عام ہو جائے

وہ خوش نصیب ہے باغِ بہشت کا مطلوب
شفیعِ حشر کا جو بھی غلام ہو جائے

ملے جو بھیک مجھے نعت کے قرینے کی
قبولِ حق مرا طرزِ کلام ہو جائے

میں بیٹھتا ہوں بہ بزمِ ثنا اِسی خاطر
کہ ناعتوں میں کہیں میرا نام ہو جائے

فدا نبیؐ کی جو ناموس پر ہو ہمذاآلی
اُسے نصیب حیاتِ دوام ہو جائے

انصر رشید انصر (فیصل آباد)

ثناء رسولؐ کی طرزِ کلام ہو جائے
مرے شعور کو حاصل دوام ہو جائے

بس ایک دن ہی سہی میں بھی دیکھ لوں طیبہ
کہ صبح طیبہ میں روضے پہ شام ہو جائے

کبھی تو آئیں مرے خواب میں شہہ بطحا
نصیب دید کا مجھ کو بھی جام ہو جائے

یہ معجزہ بھی غلامانِ شہ نے دیکھا ہے
جو اک نظر انہیں دیکھے غلام ہو جائے

خدا سے ایک ہی مانگی ہے بس دعا انصرؔ
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

شہزاد بیگ

اے کاش آپؐ کے بندوں میں نام ہو جائے
حضور زیست میں میرا مقام ہو جائے

غلامِ شاہ رسولاں ہوں اے خوشا میں بھی
ہر اک گلی میں مری نعت عام ہو جائے

یہ معجزہ ہو مرے شہر میں بھی یا مرسلؐ
شعورِ نعت کو حاصل دوام ہو جائے

چلوں میں آپؐ کی رہ پہ درُود پڑھتے ہوئے
یوں میری زیست کو حاصل دوام ہو جائے

جو شہرِ نعت سے نکلوں مراد پاؤں میں
مدینے جانے کی حسرت تمام ہو جائے

مرے حبیبؐ کوئی یہ نہ کہہ سکے مجھ کو
قبول آپؐ کو سارا کلام ہو جائے

مشاعرہ فیصل آباد

پروفیسر محمد طاہر صدیقی (فیصل آباد)

حضورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے
شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

زباں پہ ذکر رسول کریم جس دم ہو
وفورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

وہ جس سخن میں تجلیِ مہرِ طیبہ ہو
وہ طورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

قبولِ بارگہ شاہ ہو تو دل کو نصیب
سرورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

درُود پاک ہو لب پر تو میرے وجداں پہ
ظہورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

دعا یہ ہے کہ مری نسلِ نو کو بھی حاصل
شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

بفیضِ ذکرِ مطاہر کلام طاہرؔ کا
طہورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

محمد طاہر صدیقی (فیصل آباد)

مرا بھی مدح نگاروں میں نام ہو جائے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

عبودیت کی ہو معراج اس گھڑی طاہرؔ
وفورِ عشق نبیؐ جب امام ہو جائے

ہو جس میں جذبہ حبِّ نبیؐ کی شیرینی
فزوں مٹھاس میں ایسا کلام ہو جائے

حضورؐ ایسی عطا مجھ کو نعت ہو جس سے
یہاں وہاں مرا اونچا مقام ہو جائے

وہ خوش نصیب ہے عالم میں جانبِ طیبہ
مدامِ ذوقِ سفر جس کے نام ہو جائے

صاحبزادہ ناصر حسین راضی (فیصل آباد)

درُود دِل سے جو محوِ کلام ہو جائے
حریمِ ہست میں صبحِ دوام ہو جائے

میں سانس لوں تو حضوری کی چاشنی مہکے
نشاطِ کیف دروں ناتمام ہو جائے

وسیلہ آپؐ کا من کی مراد دے ایسے
کہ لب کشائی سے پہلے ہی کام ہو جائے

زمانہ آپؐ کا بخشش گُذار کہتا ہے
یہ افتخار مرا عرفِ عام ہو جائے

بُلاوا پا کے چلو تو یہ اضطرارئ جاں
وفورِ شوق سے موجِ خرام ہو جائے

نگارِ گنبدِ خضرٰا کی اِک تجلیٰ سے
یہ روشنی کا صحیفہ مدام ہو جائے

حضورِ حق میں مناجاتِ بندگی کے لیے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

درِحبیب پہ جاکر صدائیں دو راضیؔ
محبتوں کا جہاں ایک دام ہو جائے

رياض احمد قادری (فيصل آباد)

تمام عمر محمدؐ کے نام ہو جائے
یہ دل خلوص سے انؐ کا غلام ہو جائے

خدایا دنیا میں میری تو آرزو ہے یہی
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

ہر ایک لمحہ حضوری ملے خدایا مجھے
نبیؐ کے روضے پہ ہر دم سلام ہو جائے

زمانہ رشک کرے گا مرے مقدر پر
جو انؐ کے کوچے میں دائم قیام ہو جائے

نبیؐ کے در کا گدا اتنا معتبر ٹھہرا
جہاں کے شاہوں کا ہی وہ امام ہو جائے

ثنا نبیؐ کی جو لکھے اسے بشارت ہو
میسر اس کو بھی اعلیٰ مقام ہو جائے

ترس رہے ہیں سلاطینِ اس لئے کہ ریاضؔ
نبیؐ کے ادنیٰ گداؤں میں نام ہو جائے

منیراحمد منیر (فیصل آباد)

درِ حضورؐ پہ یا رب قیام ہو جائے
لبوں کو اذنِ صلوۃ و سلام ہو جائے

قبولیت کی سند ہو عطا دعاؤں کو
درُودِ پاک اگر پیش اِمام ہو جائے

خوشا نصیب ہیں وہ لوگ بخت میں، جن کے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

یہ اہتمام ہو یا رب مرے مقدر میں
مرا بھی اُنؐ کے گداؤں میں نام ہو جائے

بجاہِ شافعِؐ محشر ہو لطف ہم پر بھی
نصیب ہم کو بھی کوثر کا جام ہو جائے

جسے نصیب ہو حبّ وِلائے آل نبیؐ
سقر کی آگ بھی اُس پر حرام ہو جائے

بچھا ہو خوانِ کرم پیشِ گنبدِ خضریٰ
وہیں نصیب قیام و طعام ہو جائے

قبولِ حق ہے نماز اس کی بے شبہ، جس کی
ولائے سرورؐ عالم امام ہو جائے

یہ التجا ہے میری روز و شب ثنائے نبیؐ
نگاہ شوق میں محوِ خرام ہو جائے

بس اک اشارۂ انگشتِ مصطفیٰؐ پہ منیرؔ
فدا حضورؐ پہ ماہِ تمام ہو جائے

مسعود احمد چشتی (فیصل آباد)

مری حیات فقط اُنؐ کے نام ہو جائے
عطا حضورؐ کی الفت کا جام ہو جائے

ہے جس میں رحمت و رافت کی بارشیں ہر دم
مجھے نصیب مدینہ کی شام ہو جائے

جسے قبول کریں آپؐ اپنی خدمت میں
وہ سرخ رُو شہ دیںؐ کا غلام ہو جائے

ہے آرزو کہ پہنچ جاؤں اُنؐ کے روضے پر
بصدِ خلوص میرا بھی سلام ہو جائے

جو فیض یاب ہوا آپؐ کے گھرانے سے
وہ خوش نصیب جہاں کا امام ہو جائے

اُسے سہاروں کی حاجت کوئی رہے گی کہاں
درِ حضورؐ پہ جس کا قیام ہو جائے

سخنور شناس کہیں نعت سرورِ عالم
جہاں میں عام یہ میرا پیام ہو جائے

ہے التجاء میری مسعودؔ رب کعبہ سے
’’شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے‘‘

ہے آرزو یہ دلِ مسعودؔ کی شہ والاؐ
قبول میرا یہ سارا کلام ہو جائے

مقصود احمد عاجز (فیصل آباد)

مری نجات کا یوں انتظام ہو جائے
دیارِ شاہ میں میرا قیام ہو جائے

رُخ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلکش حسین جلووں کو
جو دیکھ لے کوئی اُنؐ کا غلام ہو جائے

مجھے بھی کاش میسر ہو حاضری کا شرف
مرا سلام بصد احترام ہو جائے

پڑھوں میں نعت تو ہو سامنے مرے روضہ
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا کبھی اہتمام ہو جائے

عطا مجھے بھی ہو فیضِ بوصیری و سعدی
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

کریں یہ رشک زمانے کے بادشاہ مجھ پر
جو میرا اُنؐ کے گداؤں میں نام ہو جائے

بوقت نزع مرا سر ہو اُنؐ کے چوکھٹ پر
مری حیات کا یوں اختتام ہو جائے

کوئی بھی سانس نہ ہو اُنؐ کی یاد سے غافل
تمام عمر میری اُنؐ کے نام ہو جائے

اگر حضورؐ کی چشمِ کرم نہ ہو مجھ پر
تو ایک لمحہ بھی جینا حرام ہو جائے

حضورؐ خواب میں مجھ سے سنیں جو خود عاجزؔ
عطا مجھے کوئی ایسا کلام ہو جائے

فقیر حسین چشتی (فیصل آباد)

ہمارے دل میں تمہاراؐ قیام ہو جائے
نصیب میں جو مدینہ کی شام ہو جائے

صبا یہ جا کے درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ کہہ دینا
قبول دِل سے ہمارا سلام ہو جائے

حضورؐ ذکرِ درخشاں ہے میرا سرمایہ
اسی طرح مری ہستی کی شام ہو جائے

وطن پہ دینِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹھہرے گہوارہ
یہیں پہ آپؐ کا قائم نظام ہو جائے

یہ عمر فانی ہے اس کو زوال لازم ہے
کٹے جو در پہ تو اس کو دوام ہو جائے

یہی ہے میری تمنا حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھ کو
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

فقیرؔ در کا گدا ہے اسے بھی بھیک ملے
تمہاریؐ بھیک ملے اس کا کام ہو جائے

سرور قمر قادری (فیصل آباد)

مرے حضورؐ کا جو بھی غلام ہو جائے
میسر اُس کو جہاں کی زمام ہو جائے

کریں اشارہ جدھر مہد میں مرے آقاؐ
اُدھر کو چہرۂ ماہِ تمام ہو جائے

بروزِ حشر ہے یہ سعیِ ساقیِؐ کوثر
کہ سیریاب ہر اِک تشنہ کام ہو جائے

وہ خوش نصیب ہے جس کو جنابِ حق سے عطا
’’ شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے‘‘

چلیں جو نوشۂ عرشِ عُلا شبِ اسریٰ
تو ساکن ارض و سما کا نظام ہو جائے

رضا میں اُنؐ کی رضا ہے خدائے عالم کی
جہاں میں عام یہ حق کا پیام ہو جائے

فرازِ طور پہ دیکھا کلیمؑ نے جس کو
وہ نور طالبِ خیرالانامؐ ہو جائے

لحد میں پائے جو رویت حضورؐ کی یا رب
کھڑا غلام یہ بہر سلام ہو جائے

یہ آرزو ہے رہوں وقفِ نعت مَیں سرورؐ
دُرود لب پہ مرے صبح و شام ہو جائے

شہزاد بیگ (میزبان)

کوئی طلب نہ رہے ایسا کام ہو جائے
قبول آپؐ کے در پر سلام ہو جائے

مرا بھی آپؐ کے عشّاق میں ہو نام حضورؐ
فضائے طیبہ میں جس دن قیام ہو جائے

حضور بخش دیں خاکی ہوں آپؐ کے دَر کا
شعور مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

بلالؓ جیسا لحن مجھ کو بخش دیں آقاؐ
لکھوں جو نعت زمانہ زمام ہو جائے

حضورؐ کوئی وسیلہ ہو زادِ رہ کا بھی
سو زادِ رہ کا کوئی انتظام ہو جائے

جو نعت لکھتا رہوں میں حضورؐ کی شہزادؔ
درِ نبیؐ پہ ہمارا بھی نام ہو جائے

ان مشاعروں کے علاوہ دنیا بھر سے جو طرحی کلام موصول ہوا۔

ڈاکٹر سید تقی عابدی (کینیڈا)

پیامِ عشق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو عام ہو جائے
تو ساری دنیا محبت کا جام ہو جائے

وہ سجدہ سجدوں میں عالی مقام ہو جائے
کہ جس کے بعد نبیؐ پر سلام ہو جائے

مصلّیٰ جب مرا رحمت مَشام ہو جائے
''شعورِ مدحت خیر الانام ہو جائے''

رسولؐ پاک کا جو بھی غلام ہو جائے
فنا میں اس کو بقائے دوام ہو جائے

نہیں زمان و مکاں راہ عشق میں حائل
اگر وہ صاحبِ سلطاں امام ہو جائے

خیالِ نورِ مبیں کے سبو سے جب چھلکے
تو نعت میری شفاعت کا جام ہو جائے

اگر شعور سے اشرف بنا بشر تو پھر
''شعورِ مدحتِ خیر الانام ہو جائے''

وہ جذبِ شوق کا رستہ مجھے ملے مالک
رہِ نبیؐ میں ہی میرا مقام ہو جائے

رقم ہو نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی بھی مصرعے میں
تو مصرعہ نعت میں ماہِ تمام ہو جائے

نگاہِ لطف سے دھل جائے دفترِ عصیاں
کرم جو شافعِ محشر مقام ہو جائے

نہیں ہے فکر مجھے مشکلات کی، کیوں کہ
لوں نام آپؐ کا مشکل تمام ہو جائے

نگاہِ شوق سے چوموں مزار کی جالی
کمالِ لطف سے گر اہتمام ہو جائے

لکھوں جو خونِ جگر سے ثنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی
تو نعت عشق کی اُم الکلام ہو جائے

اگر قبول کریں ایک شعر بھی آقاؐ
تقیؔ کا نعت نگاروں میں نام ہو جائے

صبیح رحمانی (کراچی)

حضورؐ ایسا کوئی انتظام ہو جائے
سلام کیلئے حاضر غلام ہو جائے

میں صرف دیکھ لوں اک بار صبح طیبہ کو
بلا سے پھر مری دنیا میں شام ہو جائے

تجلیات سے بھر لوں میں کاسۂ دل وجاں
کبھی جو ان کی گلی میں قیام ہو جائے

حضورؐ آپؐ جو سن لیں تو بات بن جائے
حضورؐ آپؐ جو کہہ دیں تو کام ہو جائے

حضورؐ آپؐ جو چاہیں تو کچھ نہیں مشکل
سمٹ کے فاصلہ یہ چند گام ہو جائے

ملے مجھے بھی زبانِ بوصیری و جامی
مرا کلام بھی مقبول عام ہو جائے

مزہ تو جب ہے فرشتے یہ قبر میں کہہ دیں
صبیحؔ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

کوثر علی (فیصل آباد)

مجھے نصیب بقائے دوام ہو جائے
خطاب شاعرِ خیرالانامؐ ہو جائے

ہر ایک صبح درِ مصطفیٰؐ پہ آنکھ کھلے
ہر ایک دن اسی چوکھٹ پہ شام ہو جائے

اُٹھیں حجاب مرے دل کی آنکھ سے مولاؐ
مرے لئے ترا دیدار عام ہو جائے

قلوب تری ؐ مدحت ِ بھی ہے ترا ؐ انعام
پر اب ہو اذن کہ حاضر غلام ہو جائے

مثالِ مرکبِ سرکش ہے یہ دلِ وحشی
سفر ہے سوئے نبیؐ اب یہ رام ہو جائے

میں جب بھی نعت لکھوں آپ ؐ کی زیارت ہو
کہیں حضورؐ کہ تازہ کلام ہو جائے

ہراک طرف ہو مری نعت کی پذیرائی
مرا یہ طرزِ سخن اتنا عام ہو جائے

کوئی سبیل نہیں تیرے ؐ پاس آنے کی
مرے لئے بھی شہا ؐ انتظام ہو جائے

فقط ہے اس لئے کوثرؔ کو خواہشِ دیدار
کہ اس پہ آتشِ دوزخ حرام ہو جائے

کمال اظہر (کویت)

درِ حضورؐ پہ حاضر غلام ہو جائے
'شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے'

جو اُنؐ کے در پہ کبھی عرضِ حال جا کے کہوں
تمام بگڑا ہوا میرا کام ہو جائے

جو آپؐ محفلِ نعتِ نبیؐ کے بارے میں
اگر ہے سوچا تو پھر اہتمام ہو جائے

جو کہہ رہا ہے نظامِ مدینہ لاؤنگا
اگر یہ ایسا کرے اس کا نام ہو جائے

اگر ہو لطف عنایت مرے پیمبرؐ کی
تو اُنؐ کے صدقے میں جاری نظام ہو جائے

جو کہہ رہے ہیں کہ تبدیلی آگئی اظہرؔ
یہ جھوٹ ہے میاں اس کا پیام ہو جائے

مسعود احمد (اوکاڑہ)

''شعورِ مدحتِ خیر الانامؐ ہو جائے''
اسی پہ ہی مرا قصہ تمام ہو جائے

بلال جیسا کہاں بخت ہے سکندر کا
کہ وہ حضور کا ادنیٰ غلام ہو جائے

میں گرد شہر نبی کا غبار ہو جاؤں
تو آخرت کا مری اہتمام ہو جائے

کسی کنویں پہ مدینے میں جا کے غسل کروں
مرے وجود پہ دوزخ حرام ہو جائے

تو مجھ پہ رشک کریں ساکنان خلد بریں
مرا مدینے میں کچھ دن قیام ہو جائے

مرے لیے تو یہی زندگی کا سورج ہے
حضور آپؐ کے قدموں میں شام ہو جائے

غلام زادہ ہوں سو پشت سے رسول کا میں
یہ بات دونوں جہانوں میں عام ہو جائے

فرشتے اور کبوتر فضا میں اڑتے پھریں
قبول آپؐ کے در پہ سلام ہو جائے

میں آخرت میں مدینے کی خاک سے اٹھوں
حضور حشر سے پہلے یہ کام ہو جائے

یہ معجزہ ہو کہ میں مر مٹوں رسالت پر
فنا کے بعد مجھے بھی دوام ہو جائے

حضور آپکے جوتوں کی گرد سر پہ جھڑے
مرے لیے تو وہ کوثر حمام ہو جائے

حضور جب کبھی غار حرا سے بات کریں
تو پتھروں کو بھی اذن کلام ہوجائے

مری مجال ہی کیا ہے میں بندوبست کروں
اسی طرف سے کوی انتظام ہو جائے

سرہانے اینٹ رکھیں ہم نبیؐ کی سنت میں
دو گھونٹ صبر پییں تو طعام ہو جائے

طالب کوثری (فیصل آباد)

یہ انتظام بصد اہتمام ہو جائے
شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

جو نامِ عشق محمد ﷺ میں نعت کہتا ہے
وہ خوش نصیب ہے دنیا میں نام ہو جائے

خدا کے اذن کو تسلیم کرنا لازم ہے
دُرودِ ورد لبِ خاص عام ہو جائے

قبول بارگہ ِ حق کلام جس کو ملے
سخنوری کے جہاں کا امام ہو جائے

نظر کے سامنے رکھیں تو اسوۂ کامل
تو سنگ دل کا کلیجہ بھی رام ہو جائے

سلام لکھوں تو آقاؐ کی نعت ہوتی ہے
رقم میں نعت جو کردوں سلام ہو جائے

ملے جو اُنؐ کے نواسے کی یاد میں آنسو
بروز حشر وہ کوثر کا جام ہو جائے

شہان دہر جو دہلیز مصطفےؐ پہ جھکیں
نظام امن و اماں کو دوام ہو جائے

جبیں جھکائیں تونگر بھی اس کی چوکھٹ پر
جو شاہِ ارض و سما کا غلام ہو جائے

ہے کوثریؔ کا فروزاں ہر ایک روز حیات
ثنائے سرورِ عالم میں شام ہو جائے

طالب کوثری (فیصل آباد)

جو عام الفت ِخیرالانامؐ ہو جائے
رواجِ سنتِ خیرالانامؐ ہو جائے

کوئی بھی بزم سجائیں خدا کی حمد کے بعد
بیانِ عظمت ِخیرالانامؐ ہو جائے

رضائے خالق ارض و سما عجب دیکھی
فلک پہ دعوت ِخیرالانامؐ ہو جائے

قمر کو ٹوٹنا خورشید کو پلٹنا ہے
اگر اشارتِ خیرالانامؐ ہو جائے

زمانہ سر کو جھکائے گا اس کی چوکھٹ پر
جو وقفِ الفتِ خیرالانامؐ ہو جائے

برائے عاصیاں ہو عیدروز محشر بھی
اگر شفاعتِ خیرالانامؐ ہو جائے

بہت ہی خوب اگر نعت کے توسل سے
نمایاں سیرتِ خیرالانامؐ ہو جائے

حضورؐ راضی تو ہوں گے کہ نعت لکھتے ہو
جو ذکرِ عترتِ خیرالانامؐ ہو جائے

سخنوری کا سنورنا بھی لوگ دیکھیں گے
شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

نہیں ہے کوثریؔ کوئی طلب بھی اس کے سوا
نگاہِ شفقتِ خیرالانامؐ ہو جائے

سید شاہد حسین شاہد گیلانی (فیصل آباد)

دیارِ عشق میں پیدا مقام ہو جائے
جو لب پہ جاری دُرود و سلام ہو جائے

مرے حضورؐ کا نطق ''کن'' کی کنجی ہے
حدیث ہو کبھی رب کا کلام ہو جائے

رہے گی باقی کبھی بھی نہ تشنگی اس کی
عطا جسے بھی کوئی اُنؐ سے جام ہو جائے

دُرود اُنؐ پہ پڑھوں جب کوئی بھی مشکل ہو
جو کام بگڑا ہو، احسن وہ کام ہو جائے

ہے رات اسریٰ کی اقصیٰ میں سب نبیؑ چاہیں
حبیبؐ خاص اُن کا امام ہو جائے

کوئی تو مَرد بنے اور قدم اٹھائے اِدھر
نبیؐ کا ملک میں جاری نظام ہو جائے

بروئے کعبہ ہو سجدہ مِرا خدا کے لیے
بروئے جالیِ روضہ قیام ہو جائے

خدایا آلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تنی کسا کے طفیل
"شعور مدحت خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو جائے"

یہی تو شاہدؔ خستہ کی ازلی چاہت ہے
مِرا بھی اُنؐ کے غلاموں میں نام ہو جائے

عبدالغنی تائب (گوجرنوالہ)

کرم حضور کا جن پر مدام ہو جائے
شمار ان میں یہ ادنیٰ غلام ہو جائے

کوئی بھی وقت نہ ہو ان کی یاد سے خالی
کہ ذکر صلِّ علیٰ صبح و شام ہو جائے

بصد نیاز بہ پیش رسول اکرمﷺ کے
یہ ارمغان درُود و سلام ہو جائے

شعار جس کا بھی قرآن کی تلاوت ہو
خدائے پاک سے وہ ہم کلام ہو جائے

بصدق دل وہ پکاریں یقیں سے اسم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو ہو نہ سکتا ہو ممکن، وہ کام ہو جائے

زباں پہ ذکر ہو اور جذبہء اطاعت ہو
تو سر بلند جہاں بھر میں نام ہو جائے

نظام ان کا ہی امن و اماں کا ضامن ہے
فلاح و خیر کا نافذ نظام ہو جائے

مرے جو دیدۂ بیدار میں مدینہ ہے
وہ لوحِ قلب پہ نقشِ دوام ہو جائے

بحق آل پیمبر خدایا تائبؔ کو
''شعور مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

اشرف اشعری (فیصل آباد)

اگر مدینے میں میرا قیام ہو جائے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

سجا لیے ہیں لبوں پہ دُرود کے نغمے
یہ سوزِ قلب لبوں کا غلام ہو جائے

مجھے نہیں ہے سروکار مال و دُنیا سے
شہِ زمن کے فقیروں میں نام ہو جائے

شفاعتوں کا سہارا مجھے میسر ہو
وسیلہ بخش زبان و کلام ہو جائے

مری عقیدتوں کا سلسلہ بفضلِ نبیؐ
بنامِ محفلِ میلاد عام ہو جائے

ہمہ گھڑی ہے لبوں پہ انھی کا نام مگر
ہے آرزو کہ بہ خلوت سلام ہو جائے

ضیائے اُنسِ محمدؐ کی آرزو ہے مجھے
مرے غموں کا اندھیرا تمام ہو جائے

چراغِ نعت سے تاریک دل کے گوشوں میں
ضیا کا اشعریؔ جاری پیام ہو جائے

ریاض ندیم نیازی (سبی)

حضورؐ خاص میں میرا مقام ہو جائے
اگر یہ زندگی آقاؐ کے نام ہو جائے

حضورؐ آپؐ کا ہو جائے اک اشارہ فقط
تو میرا دونوں جہانوں میں نام ہو جائے

مدینے پاک میں روشن ہو میری صبحِ جمال
بقیعِ پاک میں جیون کی شام ہو جائے

حضورؐ آپؐ کی چشمِ کرم جو کُن کہہ دے
مری نجات کا اعلانِ عام ہو جائے

ہر ایک بات بنے اُس کی، جس کو دنیا میں
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

لگے گی پیاس اُسے کس لیے جو محشر میں
نگاہِ ساقئ کوثر کا جام ہو جائے

خدایا دیکھ لوں میں بھی دیارِ پاک نبیؐ
یہ اہتمام ہو، یہ انتظام ہو جائے

سحر شیرازیؔ

مرے بھی لکھے کو حاصل دوام ہو جائے
شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے

وہ خاص لوگ ہیں جن پہ کرم یہ ہوتا ہے
انہی خواص میں اپنا بھی نام ہو جائے

مرے نصیب میں طیبہ کا ہو سفر اور پھر
مری حیات وہیں پر تمام ہو جائے

مری بھی نعت کوئی آپؐ کے حضور ہو پیش
مرا بھی آپؐ کے در پر سلام ہو جائے

نظر کی پیاس بجھے دیکھ کر حسیں جالی
اگر سیراب وہاں تشنہ کام ہو جائے

درِ رسول پہ بیٹھے درُود پڑھتے ہوئے
بصد خلوص سحؔر کا کلام ہو جائے

برکت علی مقدس (کویت)

بنام سخنِ مقدسؔ پیغام ہو جائے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

نا آشنائے آداب درِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں
فقیرِ عجز قبول مقام ہو جائے

آدابِ محفل محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم
بسجدہ سر یہاں ہر اک احترام ہو جائے

نگاہِ ایماں کو امید وصل مصطفیٰ ﷺ ہے
ہو اذن یا نبی ﷺ حاضر غلام ہو جائے

اے تیغ غیرت مسلم ناموس مصطفیٰ ﷺ پر
تیرا سریع الاثر بے نیام ہو جائے

نسیم دید سے گلہائے نعت خوانی کھلیں
اے جان سخن ﷺ مسلسل نظام ہو جائے

اثر دعائے فقیرِ بے نام میں کیسا
کہ دیدِ مصطفیٰ ﷺ کا انتظام ہو جائے

یہ شان برگ و بوئے ہستی ثنا خواں ہے
حیاتِ سخن محمد ﷺ کے نام ہو جائے

صدائے قلب مقدسؔ میں بھر دو سوزِ ولا
لبِ کرم سے خدایا عزوجل کلام ہو جائے

شکیل کوکب (فیصل آباد)

''شعورِ مدحتِ خیر الانامؐ ہو جائے''
نبیؐ کے چاہنے والوں میں نام ہو جائے

مرے خدا اے مرے بادشاہ کون و مکاں
لحد میں دیدِ پیمبر کا جام ہو جائے

حضورؐ آپؐ کے در پر میں آسکوں اک دن
جو اذن ہو تو یہ حاضر غلام ہو جائے

مری ہے آرزو میں سجدہ ریز ہوجاؤں
خدا کے سامنے شوق قیام ہو جائے

مدینہ جا کے میں چوکھٹ کو چوم لوں کو کبؔ
مرے حضور کو میرا سلام ہو جائے

فرحت صدیقی (فیصل آباد)

گلی میں اُنؐ کی جو اپنا مقام ہو جائے
''شعورِ مدحتِ خیرالانامؐ ہو جائے''

دُرود پڑھتی چلی جاؤں شہرِ طیبہ میں
ترستی آنکھوں کا سپنا تمام ہو جائے

میں جالیوں کو جو چوموں سکون مل جائے
دلِ طلب کی مدینے میں شام ہو جائے

میں امتی ہوں مگر دور ہوں جو روضے سے
قبول آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو میرا سلام ہو جائے

مری تو ہستی کی طیبہ کی خاکِ سے ہے نمود
حضورؐ عاصی ہوں اب شاد کام ہو جائے

دُرود جاری رہے لب پہ میرے بھی فرحتؔ
درِ حبیبؐ پہ کندہ جو نام ہو جائے

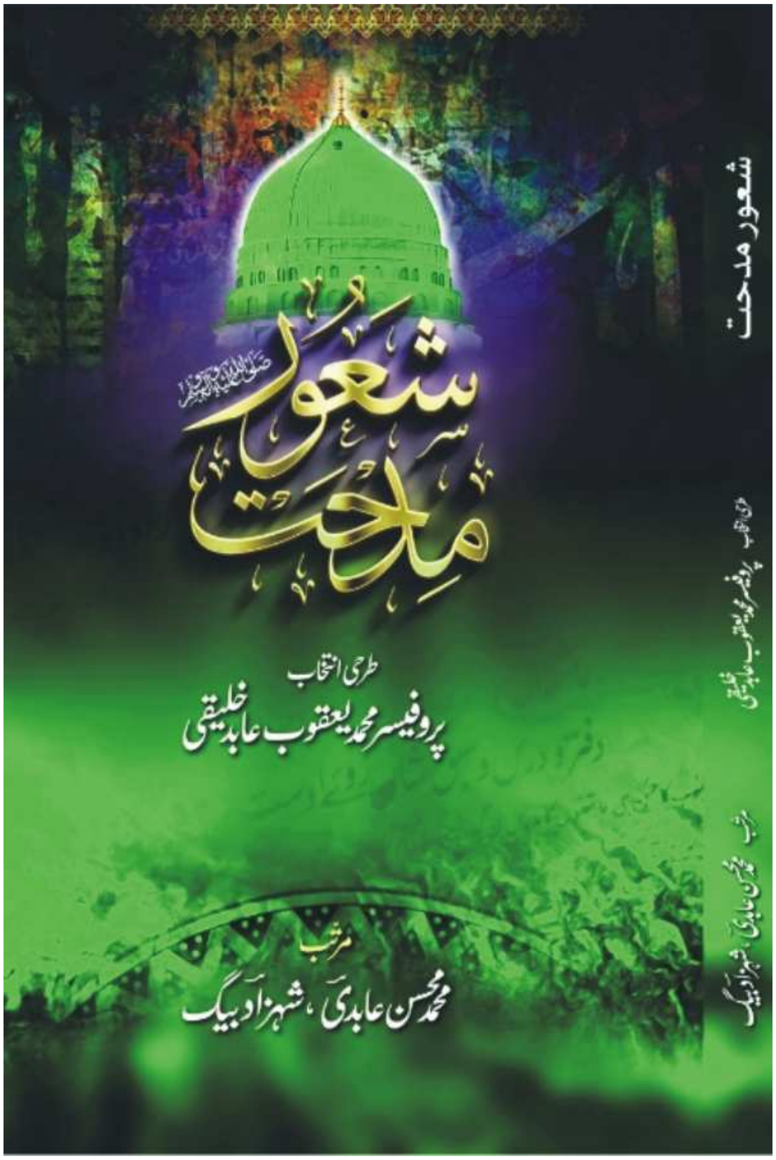
شعورِ مدحت
طرحی انتخاب
پروفیسر محمد یعقوب عابد خلیقی
مرتب
محمد محسن عابدی، شہزاد بیگ

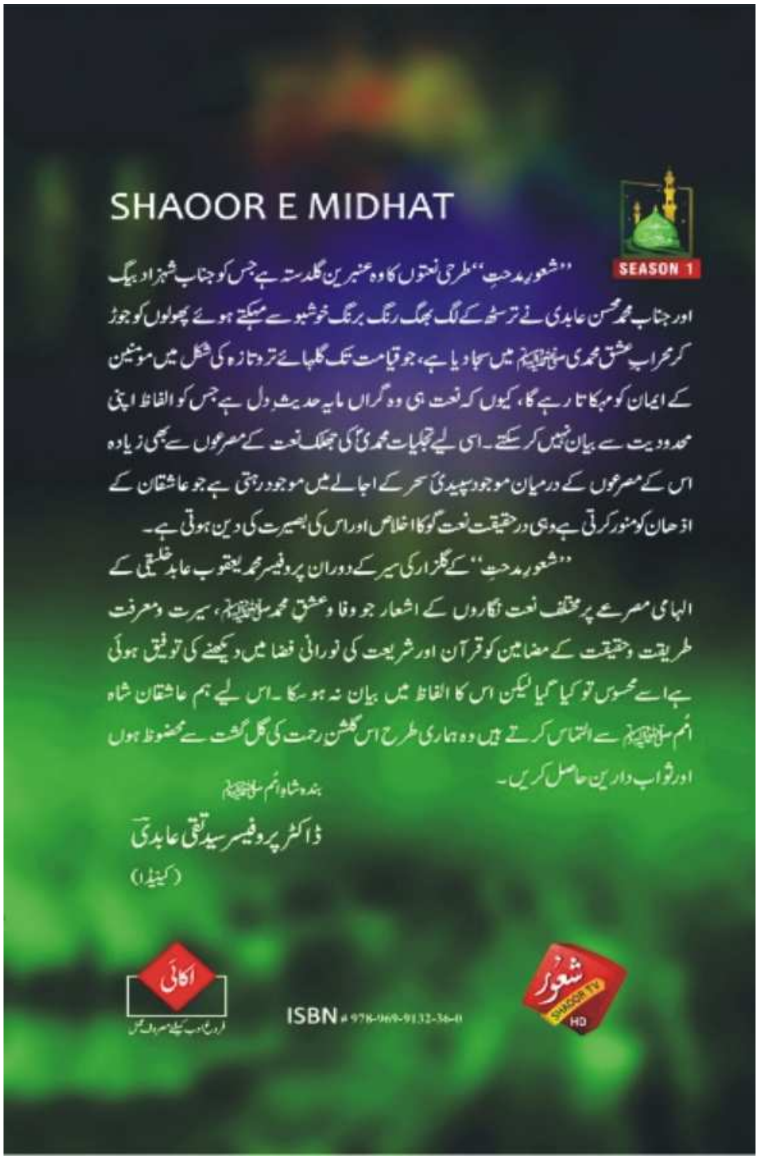

SHAOOR E MIDHAT

SEASON 1

''شعورِ مدحت'' طرحی نعتوں کا وہ عنبریں گلدستہ ہے جس کو جناب شہزاد بیگ اور جناب محمد محسن عابدی نے ترسٹھ کے لگ بھگ رنگ برنگ خوشبو سے مہکتے ہوئے پھولوں کو جوڑ کر محرابِ عشق محمدی ﷺ میں سجا دیا ہے، جو قیامت تک گلہائے تر وتازہ کی شکل میں مومنین کے ایمان کو مہکاتا رہے گا، کیوں کہ نعت ہی وہ گراں مایہ حدیثِ دل ہے جس کو الفاظ اپنی محدودیت سے بیان نہیں کر سکتے۔ اسی لیے تجلیاتِ محمدیؐ کی جھلک نعت کے مصرعوں سے بھی زیادہ اس کے مصرعوں کے درمیان موجود سپیدیٔ سحر کے اجالے میں موجود رہتی ہے جو عاشقان کے اذہان کو منور کرتی ہے وہی درحقیقت نعت گو کا اخلاص اور اس کی بصیرت کی دین ہوتی ہے۔

''شعورِ مدحت'' کے گلزار کی سیر کے دوران پروفیسر محمد یعقوب عابد خلیقی کے الہامی مصرعے پر مختلف نعت نگاروں کے اشعار جو وفا و عشقِ محمد ﷺ، سیرت و معرفت طریقت و حقیقت کے مضامین کو قرآن اور شریعت کی نورانی فضا میں دیکھنے کی توفیق ہوئی ہے اسے محسوس تو کیا گیا لیکن اس کا الفاظ میں بیان نہ ہو سکا۔ اس لیے ہم عاشقانِ شاہ اُمم ﷺ سے التماس کرتے ہیں وہ ہماری طرح اس گلشن رحمت کی گل گشت سے محظوظ ہوں اور ثوابِ دارین حاصل کریں۔

بندہ شاہ اُمم ﷺ

ڈاکٹر پروفیسر سید تقی عابدیؔ

(کینیڈا)

اکائی

فروغِ ادب کیلئے مصروفِ عمل

شعور

SHAOOR TV

HD

ISBN # 978-969-9132-36-0